

فقیرنی از قلم یسریٰ محمود

مکمل ناول

وہ کبھی نہیں چاہتی تھی کہ وہ بھی اپنے ماں باپ کے نقش قدم پر چلے۔۔۔ انکے حکم کو مانتے ہوئے سڑکوں پر کھڑے ہو کر آنے جانے والوں کے سامنے جھوٹے سچے حیلے بہانے کر کے ہر راہ گزر کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا خالی دامن ان کے سامنے پھیلائے۔۔۔

آنکھوں میں آنسو لانے کی ہر ممکن کوشش کرے تاکہ کوئی تو ایسا شخص ہو جو اس کی مسکین سی صورت پر یقین کر کے اپنے بٹوے سے چند پیسے نکال کر اس کے پھیلے دامن میں ڈال دے۔۔۔

ایسی بھیک سے اسے سخت نفرت تھی جو حقارت بھری نظروں کے ساتھ اس کی جھولی میں
ڈالی جائے ---

"چل بھئی کملی کھڑی ہو جا جلدی --- سورج سر پہ آگیا اور مہارانی اب تک سوئی پڑی ہے
---" رانی کملی کے اوپر سے چادر کھینچتی ہوئی بولی جو کہ جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی بھی تھی ---
ہلکے رنگ کی چادر گہرے رنگ کی میلی کچیلی چادر میں تبدیل ہو گئی تھی ---

"کیا ہے اماں سونے دے نا میرے کو ابھی --- کونسا پورا دن چڑھا ہے ابھی --- اٹھتی
ہوں --- کچھ تو آنکھوں کو سکون لینے دے --- ابھی ابا کو اٹھنے میں بھی کافی ٹائم پڑا ہے جو
وہ غصہ ہو میرے سونے پہ ---" کملی نے جھگڑے سے آتی چھن چھن دھوپ سے بچنے کے لئے
اپنی آنکھوں پر دونوں ہاتھ دھر دیئے ---

لیکن وہ تھوڑی دیر بھی اور مزید چارپائی پر لیٹ نا سکی --- منجھو بھی اٹھ چکا تھا اور اسے کام پر جانے میں دیری بالکل بھی پسند نہیں تھی --- سو کملی بھی تیزی سے چارپائی چھوڑ کر باہر نکل آئی ---

صُراحی سے ہاتھ میں تھوڑا پانی لے کر منہ پر چھینٹے مارے --- اور رانی کے پاس آکر بیٹھ گئی جو جھگڑی کے باہر ایک کونے میں لکڑیوں پر قہوہ تیار کر رہی تھی ---

اس چھوٹی سی جھگڑی میں چھ افراد رہتے تھے --- رانی، رانی کامیاں منجھو، کملی (رانی اور منجھو کی سب سے بڑی بیٹی جو کہ ابھی صرف چودہ برس کی تھی)، اس کے بعد کملی کے دو چھوٹے بھائی جو کہ چار، پانچ سال کے تھے --- سب سے چھوٹی ایک بہن تھی جو کہ دو سال کی تھی ---

سارے ہی گھر والے قہوہ پینے بیٹھ گئے --- رانی نے سب کو ایک ایک پیالی قہوہ اور آدھی آدھی روٹی پکڑائی --- سب نے جلدی جلدی قہوہ پی کر ختم کیا اور دھندے پر جانے کے لئے روانہ ہونے لگے --- جبکہ کملی نہایت مرے مرے قدموں سے آگے بڑھ رہی تھی ---

ایسی ہی تھی کملی۔۔۔ جس کے ماں باپ بھکاری تھے۔۔۔ لیکن وہ یہ سب پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔ وہ (اپنی اماں) رانی سے کئی دفعہ دے الفاظ میں کہہ چکی تھی کہ اسے بھیک مانگنا پسند نہیں ہے۔۔۔

کیوں (اس کی ماں رانی) کملی کے ساتھ مل کر کوئی کام دھندا تلاش نہیں کرتی۔۔۔؟؟؟ کیوں اس کا ابا کہیں مزدوری نہیں کرتا۔۔۔؟؟؟ اسے نہیں پسند تھا باہر جا کر ہر کسی کے سامنے اپنی جھولی پھیلانا۔۔۔ کوئی کوئی ہمدردی کے باعث اس کی جھولی میں کچھ ڈال دیتا تھا پر اکثریت کی نظر اس کی جھولی کے آر پار دیکھنے کی دلدادہ ہوتی۔۔۔

اربعہ جلتے بھنتے ہوئے چوھے پر رکھی ہنڈیا کو بھی بھون رہی تھی۔۔۔۔۔ بھنائی تو کیا خوب سبزی کی ہو رہی تھی مسلسل تیز چوھے پر رہنے کی وجہ سے سبزی کا رنگ کالا ہونے کو آیا تھا۔۔۔

موبائل سے نظر ہٹا کر اربعہ نے ایک نظر سبزی پر ڈالی تو غصے سے چولہا بند کر کے اندر کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

بچوں کو اریبہ نے ٹیوشن بھیج دیا تھا۔۔۔ بچوں کے جانے کے بعد ہی وہ کچن میں کام کرنے کی غرض سے آئی تھی۔۔۔ ساتھ میں اپنا موبائل بھی لیتی آئی تھی۔۔۔۔ جو اس نے کافی ضد کر کے رایان سے اپنے لیے منگوا دیا تھا۔۔۔۔

سبزی کی بھنائی کے دوران ہی وہ کانٹیکٹ لسٹ کے واٹس اپ اسٹیٹس چیک کرنے لگ گئی۔۔۔۔ جس میں اس کی نند نے ایک بہت ہی اعلیٰ رسٹورنٹ میں کھینچی گئی اپنی اور اپنے شوہر کی تصاویر اسٹیٹس پر لگائی ہوئی تھی۔۔۔۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ بہت مزے مزے کے ریسٹورنٹ کے کھانے جو کہ انہوں نے پچھلی رات ریسٹورنٹ میں جا کر انجوائے کیے ہوں گے۔۔۔۔ ان کی پکس بھی واٹس اپ اسٹیٹس پر اپ لوڈ کی ہوئی تھی۔۔۔۔

اریبہ نے ایک نظر اپنی پکائی ہوئی سبزی کی طرف ڈالی جو کہ بھنائی کرتے رہنے کی وجہ سے اب کالی کالی سی نظر آرہی تھی۔۔۔ اس سبزی کو دیکھ کے پتہ نہیں کیوں اریبہ کو اتنا غصہ آیا وہ چولہا بند کر کے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی اور اوندھے منہ بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔۔

یہ آج کی بات تھوڑی تھی کہ وہ صبر کر جاتی ---- تقریباً روزانہ ہی ایسا ہوتا تھا کبھی اس کی نند اسٹیٹس لگاتی تو کبھی اس کی بھانج --- کبھی کوئی دیورانی اسٹیٹس لگاتی تو کبھی کوئی جھٹانی ---- کبھی کوئی رشتہ دار فیس بک پر اپنی تصاویر اپلوڈ کرتا --- کبھی کوئی

اس کے رشتے داروں میں تقریباً سب ہی لوگوں کے حالات قدرے بہتر تھے تو وہ لوگ ویکینڈ پر باہر کا کھانا کھا لیا کرتے تھے --- لیکن اربہ کے لئے تو کسی ریسٹورنٹ جا کر کھانا کھانا مہینے میں ایک بار بھی ممکن نہیں ہو پاتا تھا --- اس لیے وہ دوسروں کے اسٹیٹس دیکھ کر جلتی رہتی تھی ---

اور اکثر اربہ کارایان کے ساتھ جھگڑا بھی اسی بات پر ہوتا تھا ----

اور آج بھی وہ خوب جل بھن کر غصے میں تپی بیٹھی تھی --- اور رایان سے لڑنے کا پکا ارادہ کر کے بیٹھی تھی ---

کیوں اس کا ہی نصیب ایسا تھا کہ وہ روزانہ صرف دال سبزی کے علاوہ اور کچھ نہیں کھا سکتی ---- کیوں وہ ہر ویک لینڈ پر بچوں کو کہیں گھمانے نہیں لے جا سکتی --- آخر رایان کی تنخواہ

بھی اور دوسرے شوہروں کی طرح کیوں نہیں ہو سکتی۔۔۔ کہ وہ بھی اپنی فیملی کو کبھی اس طرح انجوائے کر اسکے۔۔۔

اسبہ کے مطابق وہ کسی سے جیلس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ بس وہ تو ایک خواہش کر رہی تھی اور اپنی خواہشات کی تکمیل کیلئے وہ آج پھر رایان سے لڑے گی۔۔۔ کیونکہ اپنے حق کے لیے لڑنا کوئی بری بات نہیں ہے اور یہ اس کا حق ہے کہ رایان کچھ بھی کر کے اسے ایک اچھی اور پرسکون زندگی میسر کرے۔۔۔

کیونکہ وہ بھی زندگی دوسروں کی طرح انجوائے کرنا چاہتی تھی اور۔۔۔۔۔ اپنے انجوائمنٹ کو موبائل پر شیئر کر کے خوش ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

یہ شہر کا ایک پوش علاقہ تھا جہاں صبح ہوتے ہی یہ لوگ آگئے تھے۔۔۔

جلدی سے پہلے سب ایک کونے میں بیٹھ گئے۔۔۔۔۔ رانی اور منجو کے ہاتھ میں ایک ایک پوٹلی تھی۔۔۔ دونوں اپنی پوٹلی کھول کر بیٹھ گئے۔۔۔ سارے بچوں نے اپنے چپلیں اتار کے ماں باپ کے آگے ڈال دیں۔۔۔

وہ دونوں کسی کے آنے سے پہلے جلدی جلدی وہ چپلیں اپنی پوٹلیوں میں ڈالے گئے۔۔۔ چھوٹی کو پہنائی ہوئی قمیض بھی رانی نے جلدی سے اتار کر پوٹلی میں ٹھونس دی۔۔۔ اور چھوٹی کو اپنی شال میں ایسے لپیٹ لیا کہ اس کا آدھا جسم بغیر کپڑوں کے نظر آسکے۔۔۔

پوری فیملی اس عمل کی پریکٹس میں تھی۔۔۔۔ اسی لیے جلدی جلدی وہ لوگ تیاری مکمل کر رہے تھے تاکہ کسی شخص کی ان پر نظر نہ پڑ سکے۔۔۔۔

"رانی آج مجھے کوئی شکایت نہیں چاہیے۔۔۔ جو روز تو شکایت لے کر آ جاتی ہے کہ بچے پریشان کرتے ہیں اور کمائی اتنی نہ ہو پائی۔۔۔ تو جانتی ہے کہ پھر آگے بھی مجھے پیسے دینے پڑتے ہیں۔۔۔ اور میرا بھی الگ خرچہ ہے۔۔۔ اگر تم لوگوں کی نااہلیوں کی وجہ سے کمائی میں ذرا کمی آئی تو پھر خیر نہیں ہے تیری" منجورانی کو گھورتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے کندھے پر کپڑا ڈال کر وہاں سے روانہ ہو گیا۔۔۔

دن کے 12 بج چکے تھے۔۔۔ اب علاقے میں صبح سے زیادہ رش ہو گیا تھا۔۔۔ جہاں منجورانی اور بچوں کو بٹھا کر گیا تھا۔۔۔ وہاں پر لائن سے دکانیں تھیں۔۔۔ رانی ایک دکان کے باہر بیٹھی تھی۔۔۔ جبکہ اس کے دونوں بچے تین چار دکان چھوڑ کے آگے کھڑے تھے۔۔۔۔ دھوپ میں

بغیر چپلوں کہ وہ بچے ہر آنے جانے والے کے آگے ہاتھ پھیلا رہے تھے۔۔۔ جبکہ کملی چھوٹی
کو گود میں لیے سرک پر موجود تھی۔۔۔ وہ سگنل کے پاس کھڑی ہر کی گاڑی کے آگے اپنی
جھولی پھیلا رہی تھی۔۔۔۔

منجو ایک کچی سی آبادی کے بنے بچے سے ایک کمرے کے گھر میں بیٹھا اپنے دوستوں کے
ساتھ تاش کے پتے پھینک رہا تھا۔۔۔ وہ تاش کے کھیل میں ماہر تھا۔۔۔۔۔ کبھی اس کے
دوست اس پر بازی جاتے اور کبھی منجو۔۔۔ جب منجو تاش کے پتے ہار کر آجاتا تو رانی اور
بچوں کی خیر نہیں ہوتی۔۔۔

اج بھی منجو کے دوست اس پر بازی لے جا رہے تھے۔۔۔ کل رات کے رانی سے چھینے ہوئے
سارے ہی پیسے وہ اس جوئے میں ہار گیا تھا۔۔۔۔

رایان واپس رات کو گھر آیا تو اسے اریبہ کاموڈ کچھ آف لگا۔۔۔ وہ خاموشی سے کھانا لگانے کی
تیاری کر رہی تھی جبکہ بچے اپنے کھلونوں سے کھیلنے میں مگن تھے۔۔۔

رایان اور اریبہ کے دو ہی بیٹے تھے حاشر اور عاشر --- حاشر تیسری کلاس میں جبکہ عاشر پانچویں کلاس میں تھا --- شام کو دونوں بچے ٹیوشن جاتے تھے جبکہ اس وقت جب رایان کے آفس سے واپسی کا ٹائم ہوتا تو بچے گھر پر ہی ہوتے تھے ---

اریبہ نے کھانا بھی خاموشی سے کھایا --- کھانے کے بعد اپنے کام نمٹا کر وہ بچوں کو سنانے کے لئے بیڈ روم میں لے گئی ---

رایان اریبہ کی ہر ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا --- وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اریبہ ابھی خاموش رہ کر اپنا غصہ دکھا رہی ہے --- لیکن بچوں کے سوتے ہی جب رایان بیڈ روم میں جائے گا اور جب اریبہ سے اس کی ناراضگی کی وجہ پوچھے گا تو وہ پھٹ پڑے گی --- کچھ دیر مصنوعی غصہ دکھائے گی پھر مان جائے گی --- یہ سوچ آتے ہی رایان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی ---

پورا دن اسی روٹین میں گزر جاتا تھا --- جگہ بدل بدل کر بچے لوگوں سے بھیک مانگتے تھے جبکہ رانی ایک کونے میں ہی بیٹھی اپنا کشتول پھیلائے ہوئے ہوتی تھی --- منی کو کملی ہی سنبھالتی تھی --- وہ اپنی گود میں ہی منی کو لیے لیے گھومتی پھرتی --- جبکہ منی کی بھوک کے ٹائم کملی منی کو رانی کے حوالے کر دیتی ---

منجو جب اپنے دوستوں سے فرصت پا جاتا۔۔۔ تو ہی ان لوگوں کے پاس آتا۔۔۔ جلدی فارغ ہو جانے پر وہ بھی ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو جاتا تھا۔۔۔۔

"تجھے کتنی بار کہا ہے میں نے کہ مجھے کمائی پوری میرے ہاتھ میں چاہیے۔۔۔ لیکن کہاں تجھے ایک بات سمجھ آتی ہے۔۔۔ زبان کے چسکے تو ختم ہو جائیں تیرے۔۔۔"

اللہ کر کے کچھ پیسے لوگ آگے ڈال جاتے ہیں۔۔۔۔ تو ان پیسوں کو بچوں کے پیٹ بھرنے میں خرچ کر دیتی ہے۔۔۔۔ آج بھی چھوٹو بتا رہا تھا کہ اس نے دوپہر میں برگر کھایا ہے۔۔۔ "منجو جھگی میں داخل ہوتے ہی رانی پر برس پڑا۔۔۔ جو کہ پوٹلیاں خالی کرنے میں لگی ہوئی تھی۔۔۔۔"

"تو کیا کھلاؤں پھر میں بچوں کو۔۔۔۔ تجھے کچھ فکر ہے کچھ کمانے کی۔۔۔ کچھ بچوں کو کھلانے کی۔۔۔۔ دن بھر دھوپ میں ننگے پاؤں ادھر سے ادھر پھرتے رہیں بچے۔۔۔۔ پھر بھی بھوکا رکھوں میں بچوں کو۔۔۔۔ اپنے ذہن میں یہ بات بٹھالے منجو کہ میں اپنے بچوں کو بھوکا نہیں رکھ سکتی۔۔۔۔"

اگر ان بچوں کو کمائی کا ذریعہ بنانا ہے تو ان کے کھانے پینے کے معاملے میں ایک لفظ بھی نہیں بولے گا تو --- جتنے پیسے ملیں تجھے صبر شکر کر کے رکھ لیا کر --- "

رانی منجو کو گھورتی ہوئی اس پر اپنا غصہ نکالے لگی جو کہ پیسوں کے ساتھ ساتھ ان کے بچوں کی بھوک بھی مٹا دینا چاہتا تھا ---

وہ بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ پوٹلیوں کے اندر بھری چیزیں باہر نکالے لگی ---
پوٹلیوں میں بھی اچھا خاصا سامان تھا جو پورا دن کوئی نہ کوئی رانی کو دے جاتا تھا --- کھانے پینے کی اشیا کے ساتھ ساتھ اور بھی چیزیں ہوتی تھیں جو لوگ صدقہ خیرات کر دیا کرتے تھے ---

ابھی بھی رانی غصے میں بھری اٹھ کر سارے سالن اکٹھا کر کے پلیٹ میں ڈالے لگی تاکہ سب مل کر کھانا کھا لیں ---

رایان ابھی چائے پی کر فارغ ہی ہوا تھا کہ اریبہ بیڈروم کا دروازہ کھول کر باہر آ گئی --- ابھی بھی وہ بہت غصہ میں لگ رہی تھی --- وہ خاموشی سے آکر رایان سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی ---

رایان نے اریبہ کی اس غیر متوقع بات پر چونک کر اسے دیکھا۔۔۔ کیوں کہ اریبہ کو اچھی طرح پتا تھا کہ مہینے کا آخری ہفتہ چل رہا ہے۔۔۔ اور آخری ہفتے میں تو دوسروں سے پیسے ادھار لینے پڑ جاتے ہیں گھر چلانے کے لئے۔۔۔ تو رایان کے پاس ایکسٹرا پیسے کہاں سے آتے۔۔۔

"ایسی کونسی ضرورت پڑ گئی ہے کہ تمہیں اچانک پیسوں کا خیال آیا ہے... جب کہ تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میرے پاس اس وقت بالکل بھی پیسے نہیں ہیں ---" رایان کا موڈ بھی اریبہ کی اس بے تکی بات پر خراب ہو گیا تھا ---

"ابھی کی کیا بات کر رہے ہیں۔۔۔ آپ کے پاس تو پورے مہینے ہی پیسے نہیں ہوتے۔۔۔"

یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو مجھ سے --- "اریبہ اکثر رایان پہ غصہ ہوتی تھی ناراض ہوتی تھی لیکن آج رایان کو اریبہ کی ٹون مختلف لگی ---

"کچھ غلط نہیں کہہ رہی میں --- تنخواہ آتی ہے تو دو دن میں ہی وہ سب جگہ بٹ جاتی ہے
--- کیا صرف دال سبزی کھانے کے علاوہ میری اور خواہشات اور ضرورتیں نہیں ہیں ---

نہ میں کچھ شاپنگ کروں نہ کہیں بچوں کو گھمانے لے جاؤں --- بس گھر پہ ہی پڑی رہو
ن سارا دن ---

اس سے تو اچھا تھا کہ میں آپ سے شادی پر رضامندی کا اظہار ہی نہ کرتی ----"

اسٹاپ اٹ اریبہ "رایان غصے میں مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولا ---

"میں نے تمہارے گھر رشتہ بھیجا تھا اریبہ --- تمہارے آگے ہاتھ نہیں جوڑے تھے کہ مجھ سے
شادی کر لو ---"

رشتے والی بات جو کہ اریبہ نے رایان سے بولی تھی --- اس سے رایان کو بہت دکھ پہنچا تھا ---
رایان یقین نہ کرنے والے انداز میں اریبہ کو دیکھ رہا تھا کیونکہ اس سے پہلے اسنے اس طرح
کی کوئی بات نہیں کی تھی ---

"اور جہاں تک رہی کم تنخواہ کی بات تو اربہ تم یہ شادی سے پہلے اچھی طرح جانتی تھیں کہ آفس میں میری پوسٹ کیا ہے اور میری سیلری کتنی ہے۔۔۔ لیکن اس کے باوجود تم میرے رشتے پر انٹرسٹ تھیں۔۔۔" رایان جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہاں شاید یہیں پر غلطی ہو گئی مجھ سے۔۔۔" اربہ آنسو صاف کرتی ہوئی بیڈروم کی طرف بڑھنے لگی تو رایان نے آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑ لیا۔۔۔

"اے نہیں اربہ پہلے وجہ بتاؤ کہ صبح تک تو تم بالکل ٹھیک تھیں۔۔۔ دوپہر میں بھی تم نے فون پر بات کی تو تمہارا لہجہ اور رویہ بالکل ٹھیک تھا۔۔۔ یہ اچانک شام میں ایسا کیا ہوا ہے کہ تم مجھ سے شادی کرنے پر شرمندہ ہو۔۔۔" رایان افسوس سے بولتا ہوا اربہ کو ہی تک رہا تھا۔۔۔

"یہ بات مجھ سے نہیں اپنی بہن سے جا کر پوچھیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔۔۔ ہم تو کسی اچھی جگہ پر کھانا کھانے کی حیثیت نہیں رکھتے۔۔۔ لیکن آپ کی بہن تو روزانہ رسٹورنٹ کی راہ پر گامزن ہوتیں ہیں اور یہی نہیں بلکہ روزانہ اپنے اسٹیٹس بھی اپلوڈ کرتی ہیں تاکہ ہم جیسے لوگ دیکھیں

انکے اسٹیٹس اور خون کے گھونٹ پیئیں۔۔۔" یہ کہتی ہوئی اریبہ رایان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑا کر آنسو پونچھتی ہوئی بیڈروم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

"اماں مجھے آج کام پر نہیں جانا۔۔۔" روٹی اور قہوے سے سے فارغ ہو کر کملی نے رانی کو اپنے ارادے سے آگاہ کیا تو رانی اسے گھور کر دیکھنے لگی۔۔۔۔

"دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ہے تیرا جو یہ الٹی سیدھی باتیں کر رہی ہے۔۔۔"

"نہیں اماں میرا تو دماغ خراب نہیں ہوا ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ تم بھی ابا کی طرح بے حس ہو گئی ہو۔۔۔ اتنی بار تجھ سے کہہ چکی ہوں کہ میں تھک جاتی ہوں۔۔۔۔ منی کویلے کیلے سڑکوں پر چلنا آسان کام نہیں ہے اور اب تو گرمی بھی بہت بڑھ گئی ہے۔۔۔

میں تو پھر بھی جھیل جاتی ہوں اماں پر منی تو چھوٹی ہے وہ بری طرح جھلس جاتی ہے۔۔۔"

کملی کو اپنا رائلے دینا ضروری سمجھا تو اس نے ماں سے بول دیا۔۔۔

"بس کر جا۔۔۔ اور جبروں کے بیچ میں ہی رکھا کر اپنی اس لمبی ترنگی زبان کو۔۔۔۔ جو کبھی تیرے باپ میں سن لیا نا تو جو حشر وہ تیرا کریگا اس سے ابھی انجان ہے تو۔۔۔"

رانی کملی کی باتوں کی پروا نہ کرتے ہوئے اسے کھینچتی ہوئی جھلکی سے باہر لے آئی۔۔۔

منجو اور رانی جب اپنے بچوں کے ساتھ اپنے علاقے میں پہنچے جہاں وہ صبح سے لے کر رات تک بھیک مانگا کرتے تھے۔۔۔ تو وہاں پہنچ کر ان کی حیرانی و پریشانی میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہاں پر خیر و اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ فل تیاری کے ساتھ کشتول پھیلائے ان لوگوں کی جگہ پر ڈیرہ ڈالے بیٹھا تھا۔۔۔

منجو کی جھلکی کی لائن میں ہی تین چار جھلکیاں چھوڑ کے خیر و کی جھلکی تھی۔۔۔ اور خیر و روزانہ ہی اپنی فیملی کو لے کر کہیں اور بیٹھتا تھا پر نہ جانے کیوں آج اس نے منجو اور رانی کی جگہ پہلے سے ہتھیائی ہوئی تھی۔۔۔

"کیا تجھے نہیں معلوم کہ یہ ہمارا اڈہ ہے۔۔۔ پورے مہینے یہاں بیٹھنے کے پیسے بھرتا ہوں میں۔۔۔ تو کس کی اجازت سے تو نے ہماری جگہ پر قبضہ کیا ہے۔۔۔"

منجو بھپڑے ہوئے انداز میں خیر و کے سامنے آیا۔۔۔ کیونکہ ابھی صبح صبح کا ٹائم تھا۔۔۔ لوگوں کی آمدورفت بھی زیادہ نہیں تھی۔۔۔

"ارے اس سے کیا پوچھتا ہے میں بتاتی ہوں تجھے کہ کیوں ہمیں یہاں کا ٹھیکہ ملا ہے
--- تم اور تمہاری بیوی بچے مل کر اتنی کمائی پورے دن میں نہیں کر پاتے جتنی ہم کر سکتے
ہیں --- اور یہ علاقہ بھی ایسا ہے رش والا --- جہاں زیادہ سے زیادہ کمائی کی جاسکے --- کمائی
زیادہ ہوگی تو ہم ٹھیکہ بھی زیادہ دیں گے ---"

اسی لئے صاحب نے یہ ٹھیکہ ہم لوگوں کے حوالے کر دیا ہے ---"

یہ کہتے ہی خیرو کی بیوی خیرو کا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ گئی ---

منجھو کا موڈ بہت خراب ہو گیا تھا اسے ذرا اچھا نہیں لگا تھا اپنا ٹھیکہ بدلنا --- حالانکہ سارا سارا دن

تو وہ خود وہاں ہوتا ہی نہیں تھا ---

لیکن پھر بھی اسے آسرا تھا کیونکہ

اس کے روزانہ وہاں پر نہ ہونے کے باوجود بھی رانی کملی اور بچے مل کے اتنی کمائی کر لیتے
تھے کہ گھر کے خرچے کے علاوہ منجھو کو نشے اور جوئے کے خرچے کے لئے بھی پیسے بچ جاتے
تھے --- اور پھر صاحب کو ماہانہ ٹھیکہ بھی آرام سے دے دیا کرتا تھا --- لیکن اب جس جگہ

اس کو ٹھیکہ دیا گیا تھا ایک سنسان جگہ پر تھا۔۔۔ یہ روڈ سے اندر کی طرف کا علاقہ تھا جہاں پر اکادکا ہی دکانیں تھیں۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی منجوا اور اس کی فیملی کو یہیں بیٹھنا تھا۔۔۔ کیونکہ حدود سے باہر نکلنے کی ان کو اجازت نہیں تھی۔۔۔

لیکن اس فیصلے سے کملی بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔ کیوں کہ اب اس کو منی کو لے کر سڑکوں پر بھاگنا نہیں پڑے گا۔۔۔

صبح بچوں کو اسکول بھیج کر اریبہ نے جیسے ہی ناشتہ تیار کر کے ناشتے کی ٹرے رایان کے سامنے رکھی تو رایان نے جھٹ سے اریبہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

پوری رات ایسے ہی گزر گئی تھی رایان کو اپنے آپ سے لڑتے لڑتے۔۔۔ اس میں اس کی تو کوئی غلطی نہیں تھی کہ اس کی بہن کے شوہر کا تعلق کھاتے پیتے گھرانے سے تھا۔۔۔ اور وہ خوش تھا کہ اس کی بہن چھوٹی چھوٹی ضروریات اور خواہشات کے لئے نہیں ترستی۔۔۔

لیکن یہ تو اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔۔۔ کہ اریبہ کبھی اس کی بہن کو دیکھ کر اس طرح احساس کمتری کا شکار ہو جائے گی۔۔۔۔

وہ پوری رات خود کو کوس رہا تھا کہ واقعی وہ اربہ اور بچوں کی چھوٹی چھوٹی خواہشات پوری کرنے کے بھی قابل نہیں رہا۔۔۔

اپنا ہاتھ رایان کی گرفت میں آنے کے بعد اربہ نے رایان کو ناراضگی سے دیکھا۔۔۔

"مجھے معاف کر دو اربہ میں واقعی ابھی اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ تمہاری اور بچوں کی خواہشات کو پورا کر سکوں۔۔۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہیں اور دو وقت کی روٹی سکون سے کھا لیتے ہیں۔۔۔ بہت سارے لوگوں کو تو یہ بھی میسر نہیں ہے۔۔۔"

تمہارا ناراض ہونا بھی بجا ہے۔۔۔ لیکن ابھی میں کچھ کر بھی نہیں سکتا۔۔۔ اربہ پلیز میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔

شہر کے حالات بھی ویسے ہی خراب ہیں۔۔۔ ڈگریوں کہ باوجود نوکریاں نہیں ہے۔۔۔ میں نے اگر یہ نوکری چھوڑ کے دوسری نوکری کی تلاش شروع کری تو مجھے یقین ہے کہ میں بیروزگار ہی رہوں گا۔۔۔ اس لئے میں نوکری نہیں چھوڑنا چاہتا۔۔۔ زیادہ تنخواہ نہیں لیکن کم سے کم گزارہ تو ہو جاتا ہے ہمارا پورے مہینے۔۔۔

لیکن میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنے حالات بہتر کرنے کی کوشش ضرور کروں گا۔۔۔
پورے مہینے نہیں لیکن مہینے میں ایک بار تو تمہیں ڈنر پر لے جایا کروں گا۔۔۔

رایان کی بات سن کر اربہ کے پھر سے آنسو بہنے لگے۔۔۔ رایان نے آگے بڑھ کر اربہ کو
اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔

دو دن سے اس علاقے میں بیٹھنے کی وجہ سے منجھو کی کمائی اب پہلے جیسی نہیں ہو رہی
تھی۔۔۔۔ دو دن ہو گئے تھے اور اب تک اس کے ہاتھ میں ابھی اتنے پیسے نہیں آئے
تھے کہ وہ اپنی چرس خرید لے۔۔۔۔
چرس نہ ملنے اور جو انہ کھیلنے کا سارا غصہ اب وہ اپنے بیوی بچوں پر نکال رہا تھا۔۔۔ جھگی
میں قدم رکھتے ہی وہ رانی کے اوپر چڑھ دوڑا۔۔۔ کملی اور بچے ماں کو بچانے کے واسطے آگے آئے
تو منجھو نے ان سب کو بھی بھون دیا۔۔۔

"مجھے نہیں پتا کسی بھی طرح کر کے تو پہلے کی طرح میرے ہاتھ میں کمائی رکھے گی۔۔۔ یہاں
دھندا ٹھنڈا ہے تو بیچ دے اپنے آپ کو۔۔۔ یا اپنی اس بیٹی کو۔۔۔ لیکن مجھے پیسے چاہیے

--- اور اگر تو نے میری اس بات پر عمل نہیں کیا تو بہت جلد ہی میں اس کا سودا کر دوں
گا۔۔۔۔۔"

منجو قہر بھری نظروں سے کملی کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔
کملی بھی غصے سے اپنے ابا کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسے نہیں پسند تھا منجو کا روزانہ اس طرح چیخ
پکار اور مار پیٹ کرنا۔۔۔۔۔ کملی مسلسل سرخ ہوتی آنکھوں سے منجو کو گھور رہی تھی۔۔۔
"اے آنکھیں نکال دوں گا تیری۔۔۔ اور مسل دوں گا اپنی جوتی کے نیچے۔۔۔ ماں کی طرح ایسے
گھور رہی ہے جیسے ابھی نوچ کھائے گی مجھے۔۔۔۔۔"

منجو غصے میں کملی کو گھورتا ہوا اپنی چادر تان کر لیٹ گیا۔۔۔
بچے بھی خوف سے اپنی جگہ پر لیٹ گئے۔۔۔ جبکہ رانی نے زبردستی کملی کا ہاتھ پکڑ کے اسے
اپنے پاس لٹایا۔۔۔۔۔

رانی جانتی تھی کہ کملی باپ کا غصہ دیکھ کر مزید غصے میں آ جاتی ہے۔۔۔ گھر میں بڑی ہونے
کی وجہ سے جب بھی منجو رانی سے مار پیٹ کرتا تو کملی بچ میں آ کے ناصر ف رانی کی ڈھال بن
جاتی بلکہ اپنے ابا کو بھی خوب باتیں سناتی۔۔۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ منجو کو کملی کی زبان درازی
بالکل پسند نہیں تھی۔۔۔

حسب معمول منجو اور رانی اپنے بچوں کو لے کر اپنے اپنے نئے اڈے پر آگئے۔۔۔ سڑکوں پر صبح کے ٹائم تھوڑی بہت ہلچل ہوتی تھی لیکن اس علاقے میں اس وقت اکا دکا آدمی بھی نظر نہیں آرہے تھے۔۔۔

"دیکھ رانی اس علاقے میں اور پہلے علاقے والے میں زمین آسمان کا فرق ہے یہاں پر پہلے والے طریقے کے ذریعے پیسے نہیں کمائے جاسکتے۔۔۔

اور نہ ہی یہاں پر اتنی دکانیں اور اتنا رش ہے کہ ہر کوئی ہمیں پیسے دے دے یا کھانے پینے کی اشیاء فراہم کر دے۔۔۔ یہاں ہم لوگوں کو اپنی مدد آپ کرنا پڑے گی۔۔۔ جب گھی سیدھی انگلی سے نہ نکلے تو اسکو ٹیڑھی انگلی سے نکالنا پڑتا ہے۔۔۔"

"کیا مطلب ہے تیرا۔۔۔؟" رانی منجو کی باتوں کو کچھ سمجھتی ہوئی سوالیہ نگاہوں سے منجو کی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔

"مطلب تو اچھی طرح سمجھ گئی ہے۔۔۔

بچوں کو دوسرے نمبر والی ٹریننگ پر عمل کرنا سیکھا۔۔۔" رانی نے اثبات میں سر ہلایا جبکہ منجو ان سے تھوڑا فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

اپنے سیدھے ہاتھ کو آستین کے اندر کرلیا۔۔۔ جبکہ آستین باہر کی طرف لٹکی ہوئی نظر آنے لگی

"رایان آپ دوسری جگہ جاب اپلائی کیوں نہیں کرتے۔۔۔ میں تو کہتی ہوں آپ یہاں استعفیٰ دیں۔۔۔ پھر کسی ایسی جگہ پر جاب کریں جہاں کم از کم تنخواہ اچھی ہو۔۔۔ سالانہ بونس ملتے ہوں۔۔۔ اور جہاں کمیشن ٹھیک ٹھاک ہو۔۔۔ تو دیکھیے گا کچھ دنوں میں ہی ہمارے حالات بہتر ہو جائیں گے..."

اریبہ سوچتے سوچتے خوابوں کی دنیا میں پہنچ چکی تھی۔۔۔ اسکو یہ سب بہت آسان لگ رہا تھا کہ رایان اپنی جاب چھوڑ دیگا پھر اس کو بہت آسانی سے دوسری جانب بھی مل جائے گی۔۔۔۔

"اریبہ جاب چھوڑنا اور اچھی جاب فوراً مل جانا یہ اتنا آسان نہیں ہے۔۔۔ تمہیں بتایا تو تھا کل ہی کہ ڈگری والے بھی خاک چھان رہے ہیں۔۔۔" رایان اریبہ کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے اس سے بولا۔۔۔

"تو آپ کو خاک چھاننے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ اپنی بہن سے بولیں۔۔۔"

کہ وہ اپنے سر سے بولے کہ وہ آپ کو بھی کسی اچھی پوسٹ پر جاب دلوا دیں۔۔۔ ہمارے بھی وارے نیارے ہو جائیں گے۔۔۔"

"اریجہ میں کسی کا احسان نہیں لینا چاہتا اور خاص طور پر اپنے بہن کے سسرال تو اس قسم کی کوئی بات نہیں کروں گا۔۔۔"

اور میں اپنی یہ جاب بھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔ ہاں البتہ کوشش کروں گا کہ پارٹ ٹائم میں کوئی دوسری جاب ارتج کر سکوں۔۔۔۔۔" رایان کی اس بات پر اریبہ منہ بناتے ہوئے بیڈ پر دوسری طرف کروٹ لے کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

"رایان کل میں سبزی منگنا بھول گئی تھی۔۔۔ آپ پلیز آفس جانے سے پہلے مجھے کچھ سامان لا دیں۔۔۔" اربیبہ رایان کو آفس کے شوز پہنتے دیکھ کر جلدی سے بولی۔۔۔

"یار اریجہ میں لیٹ ہو رہا ہوں آفس سے --- کہا بھی ہے کہ سارا سامان رات میں ہی منگوا لیا کرو --- اچھا چلو تم بھی شال پہن کر نیچے آ جاؤ میں تمہیں سامان دلا دیتا ہوں --- پھر تم سامان لے کر اوپر آ جانا کیوں کہ مجھے دیر ہو رہی ہے ---"

اریبہ رایان کی ہدایت پر جلدی سے شال پہن کر نیچے آگئی۔۔۔

اریبہ کے بائیک پر بیٹھتے ہی رایان نے بائیک اسٹارٹ کی۔۔۔۔۔ جہاں پر اریبہ اور اور رایان رہتے تھے وہاں گلیاں تھوڑی تنگ تھی۔۔۔ اسی لئے روڈ کی طرف جاتے ہوئے دیگر دکانیں موجود تھیں۔۔۔

اپنی گلی سے نکلتے ہی اریبہ کو کچھ تبدیلی نظر آئی۔۔۔ ایک فقیر فی اپنے بچوں کو لے کر کسکول پھیلائے بیٹھی تھی۔۔۔ جبکہ تھوڑا آگے جا کے ایک اور فقیر فی جو کہ عمر میں کم تھی۔۔۔ ہاتھ میں کچھ کتابیں پکڑے بچنے کے لیے وہاں کھڑی تھی۔۔۔

جبکہ تھوڑا اور آگے جا کے اریبہ کو ایک معذور فقیر نظر آیا۔۔۔ اس کا ایک ہاتھ نہیں تھا اور وہ ٹانگ سے بھی تھوڑا لنگڑا کے چل رہا تھا۔۔۔

تین چار دنوں سے اریبہ نوٹ کر رہی تھی کہ اس کی گلی کے باہر روڈ پر جانے والے رستے پر بیٹھنے والی بکھارن اب اس کی گلی میں نظر آنے لگی تھی۔۔۔ وہ لوگوں کے گھروں کے دروازے بھی بجاتی اور ان سے بھیک بھی مانگتی۔۔۔

بچوں کی اسکول وین آگئی تھی --- چونکہ اریبہ اور رایان ایک فلیٹ میں رہائش پذیر تھے --- تو جب بچوں کی وین آتی تو اریبہ ٹیرس پہ کھڑے ہو کر ہی بچوں کو آواز دیتی اور انکو اوپر آنے تک دیکھتی رہتی تھی ---

اکثر جب کسی مانگنے والے کی آواز اس کے فلیٹ میں گونجتی تو اریبہ ٹائم سے پہلے ہی ٹیرس پہ کھڑی ہو جاتی --- اپنے بچوں کے معاملے میں بہت حساس تھی اریبہ --- اکیلے گھر سے باہر نکلنے نہیں دیتی تھی اسی لئے ٹیوشن بھی اریبہ بچوں کو خود ہی پڑھاتی تھی ---

"اچھی خاصی ہو تم کیوں لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا کر اپنی خواری کرواتی ہو ---" بھکارن کو سیرٹھیوں سے اوپر چڑھتے دیکھ کر اریبہ نے اسے ٹوکا ---

"باجی دے دو نا اللہ کے نام پر پیسے --- کہاں سے اچھی خاصی ہوں باجی --- میرا میاں گاڑی کے نیچے آگیا اس کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے --- گھر پر پڑا ہے مزدوری پر نہیں جا رہا --- نچے الگ گھر پر بھوکے ہیں --- یہ سب مجبوریاں دیکھ کے گھر سے نکلنا پڑتا ہے باجی لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑتا ہے ---"

بھکارن کی مجبوری سن کر اریبہ کا دل پسچ گیا اس نے بھی اپنے پرس سے پیسے نکال کر بھکارن کی جھولی میں ڈال دیے ---

رانی بہت خوش تھی آج اس کی اچھی خاصی کمائی ہو گئی تھی --- منجھو کے کہنے پر اس نے مانگنے کے دوسرے طریقوں پر عمل کرنا شروع کر دیا تھا --- گھر گھر جا کر مانگنے سے کمائی میں اضافہ بھی ہوا تھا --- اور کچھ کھانے پینے کی چیزیں اور کچھ روز مرہ کی چیزیں بھی رانی کو مفت میں مل گئی تھی ----

اربعہ سے ٹکراؤ کے بعد رانی شام تک لوگوں کے گھروں میں جا جا کر مانگتی رہی --- گھر کی کچھ خواتین نے گھروں کا کچھ ایکسٹرا سامان بھی رانی کو دیا جس میں کپڑے برتن وغیرہ شامل تھے --- رانی اپنا سامان پوٹلیوں میں باندھتی ہوئی بہت خوش ہو رہی تھی کہ آج تو منجھو کی بھی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوگا ----

آفس سے واپسی پر رایان نے بائیک بیکری کے سامنے روکی --- ناشتہ لینے کی غرض سے وہ بائیک سے اترنے لگا تو ایک 13، 14 سال کی لڑکی ہاتھ میں کتابیں پکڑے اس کے سامنے آگئی ---

"صاحب جی ایک کتاب لے لو نا تیرے بچے خوش ہو جائیں گے ---"

کملی رایان سے کتابیں لینے کے لیے منتیں کرنے لگی ---

"نہیں بیٹا مجھے نہیں چاہئیں کتابیں ---"

یہ کہہ کر رایان بیکری کی طرف مڑ گیا۔۔۔ آج رایان کو تنخواہ ملی تھی تو وہ کافی خوش بھی تھا اس نے بیکری سے بچوں اور اربیبہ کی پسند کا ناشتہ لیا۔۔۔ اور واپس بائیک کی طرف آیا۔۔۔۔۔ وہ بچی بائیک کے پاس جا چکی تھی۔۔۔ ناشتہ بائیک کے ہینڈل پر ٹانگتے ہوئے اسے دھچکا لگا۔۔۔۔۔ ناشتہ لینے سے پہلے جو اس نے گھر کے لئے سبزی لی تھی۔۔۔ وہ بائیک پر سے غائب تھی۔۔۔

آج گھر کا ہر فرد بہت خوش تھا۔۔۔ خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا تھا۔۔۔ کھانے میں بھی آج نت نئی چیزیں تھیں جو رانی کو گھروں سے مانگنے پر ملیں تھی۔۔۔ ایک گھر سے رانی کو بریانی کا شاپر بھی ملا تھا۔۔۔ جس کو گرم کر کے رانی نے گھر والوں کے سامنے رکھا۔۔۔۔۔ رانی کے دونوں لڑکے بھی راہگیروں سے اچھی خاصی بھیک مانگ کر لائے تھے۔۔۔ منجھونے بھی معذور بن کے لوگوں سے کافی رقم ٹھگ لی تھی۔۔۔

بس رانی کملی پر غصہ ہو رہی تھی۔۔۔ کہ چوری کرنی تھی تو کوئی ڈھنگ کی چیز چوری کرتی۔۔۔۔۔ یہ آلو سبزی چوری کر کے کیا فائدہ ہوا۔۔۔ پورا دن تو ہمیں باہر گشت کرتے ہوئے گزر جاتا ہے۔۔۔ کیا شام میں واپس آکر یہ آلو سبزی کپے گی۔۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر منجوا یک کونے میں بیٹھ کر ساری رقم اکٹھی کر کے گننا شروع ہو گیا
--- کیونکہ کافی دن ہو گئے تھے وہ جوا کھیلنے نہیں گیا تھا --- پیسے اکٹھے ہو گئے تھے تو اسے کل
جوا کھیلنے جانا تھا ---

رایان نے بائیک کے ہینڈل سے سبزی غائب ہونے والی اریبہ کو بتائی تو وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی
--- اچھا ہوا جو آپ کی سبزی غائب ہو گئی آج --- یعنی کہ انتہا ہو گئی ہے آج آپ کو سیلری ملی
ہے اور آج بھی آپ سبزی لائے تھے پکانے کے لیے ---
ابھی ناشتہ نکالے ہوئے وہ اپنا من پسند ناشتہ دیکھ کر تھوڑا خوش ہوئی تھی لیکن سبزی کا نام
سن کر اسکا موڈ پھر سے خراب ہو گیا ---

اچھا اپنا موڈ خراب نہیں کرو --- آج سیلری ملی ہے تو میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ میں
مہینے میں ایک دفعہ تمہیں ڈنر پر لے جاؤں گا --- توکل تیار رہنا بچوں کو بھی ریڈی رکھنا میں
بھی جلدی گھر آ جاؤں گا انشاء اللہ ---
یہ سن کر تو اریبہ کی نیند ہی اڑ گئی تھی --- وہ آنکھیں بند کر تی اور خود کو کسی مہنگے رسٹورنٹ
میں اپنی سیلفی لیتے ہوئے پاتی ---

رایان کے سونے کے بعد بھی ادیبہ جاگتی رہی --- الماری میں رکھے سب کپڑوں میں سے سب سے اچھے سوٹ کا انتخاب کیا --- بچوں اور رایان کے کپڑے بھی اس نے رات میں ہی نکال کے رکھ دیے تھے ---

بچپن سے کملی کو بھیک مانگتے ہوئے اچھا نہیں لگتا تھا --- لیکن ماں باپ کی سختی کی وجہ سے اسے یہ بات سمجھ میں آگئی تھی --- کہ ان لوگوں کے حالت کبھی سدھر نہیں سکتے ---

اس کے آباؤ اجداد نے اس کام کو اپنی مجبوری بتاتے بتاتے اب اپنا پیشہ بنا لیا تھا --- اسے بھی یہی سب کچھ کرنا تھا جو اس کے ماں باپ اس کو سکھاتے آئے ہیں ---

وہ بھی اب ہر وقت بڑا ہاتھ مارنے کی تلاش میں رہتی --- آج اس نے پہلی بار چوری کرنے کی چھوٹی سی کوشش کی تھی --- اور اسے امید تھی کہ کل وہ اس سے بڑی چیز چوری کرنے میں کامیاب ہو جائے گی ---

جب رایان گھر پہنچا تو اریبہ بھی تیار تھی اور عاشر اور حاشر بھی تیار تھے۔۔۔ بچے بھی کافی خوش نظر آرہے تھے۔۔۔ اتنے دنوں بعد انہیں بھی آؤٹنگ کا موقع مل رہا تھا۔۔۔ اور اریبہ کی تو خوشی ہی چہرے سے چھلک رہی تھی۔۔۔

رایان نے بائیک روکی تو اریبہ اپنے خیالوں کی دنیا سے باہر آئی۔۔۔ کیا ہوا بائیک کیوں روک دی رایان آپ نے۔۔۔ اریبہ حیرت سے رایان کو دیکھنے لگی جس نے ایک بہت رش والی جگہ پر بائیک روکی تھی۔۔۔

ہاں اریبہ اندر اس گلی میں جا کر ڈنر کرنا ہے ہمیں۔۔۔ وہاں اس سے زیادہ رش ہوگا اور پارکنگ کی جگہ نہیں ہوگی تو اسی لیے میں نے بائیک یہاں پر پارک کر دی۔۔۔۔

عاشر اور راشد کو اتارتے ہوئے رایان نے اریبہ کو مطمئن کرنا چاہا لیکن اریبہ مطمئن ہونے کے بجائے اور زیادہ پریشان ہو گئی تھی۔۔۔ یہ سوچتے ہوئے کہ اس تنگ گلی میں جا کر کون سا اچھا ریسٹورنٹ ہوگا۔۔۔

اریبہ تم اس طرح ناراض ہو کر بیٹھو گی تو کیسے چلے گا۔۔۔ تمہیں پتا ہے میں مہنگے ریسٹورنٹس
افورڈ نہیں کر سکتا۔۔۔ اسی لیے تمہیں یہاں لے کر آیا ہوں اور یہ بھی ایک مشہور فوڈ سنٹر
ہے۔۔۔ یہاں بھی لوگ ڈنر کرنے آتے ہیں۔۔۔۔ اسی لیے ہم بھی آئے ہیں۔۔۔ تمہیں کیا
پرالہم ہے یہاں پر۔۔۔ چلو شاباش اپنا موڈ صحیح کرو اور فوڈ آرڈر کرو۔۔۔

رایان اریبہ کو سمجھا رہا تھا جو فوڈ سنٹر کے اندر آتے ہی منہ بنا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔
لیکن اریبہ ٹس سے مس نہ ہوئی پھر مجبوراً رایان کو ہی آرڈر کرنا پڑا۔۔۔

یہ کوئی ڈنر کرنے کی جگہ نہیں ہے رایان اور اگر آپ کو ایسی جگہوں پر مجھے ہمیشہ ڈنر کرانے
لانا ہو تو برائے مہربانی میں گھر پر ہی ٹھیک ہوں۔۔۔

اریبہ میں مانتا ہوں یہ کوئی مہنگا ترین ریسٹورنٹ نہیں ہے۔۔۔ لیکن یہ ڈنر کرنے کی قابل
بھروسہ جگہ ہے۔۔۔

چلو شاباش اپنا موڈ ٹھیک کرو۔۔۔ بچے بھی تمہاری وجہ سے پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔ رایان بچوں
کو دیکھتے ہوئے بولا جو اریبہ اور رایان کی بحث سن کر گھبرا رہے تھے۔۔۔

بچوں کو دیکھتے ہوئے اربہ نے اپنا موڈ تھوڑا صبح کیا ---- اور بچوں کی کہنے پر ہی اربہ نے
تھوڑی بہت تصویریں کھینچی --- ورنہ اس کا تو دل نہیں چاہ رہا تھا کہ پلاسٹک کی میز اور
کرسیوں کی تصویریں کھینچے ----

موبائل بھی اس کا اس قابل نہیں تھا کہ تصویروں کا پورا بیک گراؤنڈ ہی چیلنج کر دے --- اتنی
محنت سے اور خوشی خوشی اربہ تیار ہوئی تھی کہ آج وہ بھی اپنی تصویریں اسٹیٹس پر لگائے
گی ---- ڈنر کی تصویریں اپلوڈ کر لگی ----
لیکن فی الحال ایسا کچھ نہیں ہو سکا ----

دن اسی روٹین سے آگے بڑھ رہے تھے ---- ایک دفعہ آؤٹنگ پر نکلنے سے ہی رایان کو اب
مہینہ کھینچ کر نکالنا پڑ رہا تھا ---- کیونکہ وہ کسی مشہور اور بڑی کمپنی میں جاب نہیں کرتا
تھا ---- پرائیویٹ کمپنی میں ملازمت کرتا تھا جو ایک چھوٹی سے بلڈنگ پر مشتمل تھی ---- جہاں
تنخواہ بھی کوئی اتنی لمبی چھوڑی نہ تھی اور سالانہ بونس کا تو نام و نشان نہیں تھا ---- لیکن رایان
کا شمار ان شکر گزار بندوں میں ہوتا تھا جو تھوڑے میں بھی اپنے رب کا شکر ادا کرنا نہیں
بھولتے تھے ----

جبکہ اربہ کی عادت اس سے بالکل مختلف تھی --- اس کی زبان پہ جو ہر وقت شکوہ ہی رہتا تھا --- کم کمائی کا شکوہ --- اپنی ضرورتیں پوری نہ ہونے کا شکوہ --- اچھے سے اچھے کھانے نہ کھانے کا شکوہ --- لیکن وہ ہمارا رب ہے جو اپنے متعلق اتنے شکوے شکایت سن کر بھی ہمیں بھوکا نہیں رکھتا ---

جب ہم والدین ہونے کے ناطے اپنے بچوں کو غلط سمت جاتا دیکھتے ہیں تو انکی لگام کھینچنے کا حق رکھتے ہیں --- تو اللہ رب العزت دونوں جہاں کا مالک ہے --- پتھر کے نیچے بیٹھی چیونٹی کو بھی جو رزق پہنچاتا ہے --- تو اس کو حق ہے کہ ہماری نافرمانیوں پر وہ بھی ہماری لگام کھینچے --- وہ بھی ہم سے ناراض ہو ---

ایک چوری کرنے کے بعد ہی کملی کی ہمت مزید بڑھ گئی تھی --- اب وہ اکثر اپنے ہاتھ کی صفائی دکھا کر لوگوں کے بٹوے اڑا لے جاتی ---

آج بھی بھی وہ اپنے شکار کی تلاش میں سنسان سڑک پر کھڑی تھی --- دکھانے کے لئے تین چار بچوں کی کلرنگ بکس ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھیں --- لوگوں کو یہ تاثر دینے کے لیے کہ وہ بچی چھوٹی سی عمر میں ہی یہاں کمانے کے لئے کھڑی ہے --- بھیک نہیں مانگ رہی --- اور پھر تقریباً ہر راگیر ہی اس کی معصومیت دیکھ کر اس کو کچھ نہ کچھ دے جاتا ---

سامنے سے کملی کو ایک مہنگی گاڑی آتی دکھائی دی --- اب وہ اپنے ایکٹ کے لئے پوری طرح
تیار تھی ---

صاحب جی لے لو نا کتابیں تمہارے بچے خوش ہو جائیں گے، --- کملی کو دیکھ کر راہگیر نے
گاڑی روکی اور اپنی گاڑی کا شیشہ نیچے کیا ---
موقع دیکھتے ہی کملی نے اپنی کتابوں والا ہاتھ گاڑی کے اندر راہگیر کے چہرے کے بالکل سامنے
کیا۔۔۔۔

راہگیر کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ لڑکی اتنی آگے تک اس کی گاڑی کے اندر آ جائے گی --- راہگیر
کو غصہ تو بہت آیا --- لیکن پھر بھی اس نے سہولت سے اس لڑکی کو منع کر دیا --- کملی اپنا
کتابوں والا ہاتھ لے کر گاڑی سے پیچھے ہٹ گئی اور راہگیر گاڑی اڑا لے گیا۔۔۔۔

کافی آگے نکل جانے کے بعد راہگیر کی نظر سامنے اسٹیئرنگ پر پڑی --- تو وہ ہکا بکا رہ گیا
--- اس کو اپنا والٹ اسٹیئرنگ پر رکھنے کی عادت تھی --- لیکن وہ اب وہاں موجود نہیں
تھا۔۔۔ راہگیر کی آنکھوں کے سامنے وہی منظر گھوم گیا۔۔۔ جب ایک میلی کچیلی سی لڑکی کتابیں
بیچنے کی غرض سے کتابیں لے کر پوری اس کے سامنے آ گئی تھی --- اس کے چہرے کے
سامنے وہ اپنی بیچنے والی کتابیں لے آئی تھی --- راہگیر کو یہی شبہ تھا کہ عین اسی وقت اس
لڑکی نے اسٹیئرنگ پر سے اس کا بٹوا چوری کیا ہے۔۔۔۔

اس راہ گیر نے دوبارہ گاڑی وہیں پر لا کر کملی کو بہت ڈھونڈا لیکن کملی اسے نہیں ملی۔۔۔ راہگیر کیلئے سب سے زیادہ ٹینشن والی بات یہ تھی کہ اس کے والٹ میں اس کا اے ٹی ایم کارڈ، اس کے کریڈٹ کارڈز اور اس کا این آئی سی کارڈ بھی موجود تھا۔۔۔ اپنے دوست کے ساتھ مل کر سب سے پہلے راہگیر نے اپنے کارڈز بلاک کروائے۔۔۔ اور پھر اپنے شناختی کارڈ کی گمشدگی کی ایف آئی آر کٹوانے پولیس اسٹیشن گیا۔۔۔۔

اپنے کارڈز کی تواسنے سیفٹی کرلی تھی۔۔۔ لیکن اس کے والٹ میں تین چار ہزار تھے جس کا اس کو نقصان ہوا تھا۔۔۔ لیکن وہ چاہ کر بھی اس لڑکی کے خلاف ایف آئی آر نہیں کٹوا سکا

اس سے دل میں یہی سوچا کہ وہ اسی جگہ پر روزانہ آکر اس لڑکی کو پکڑ لے گا۔۔۔ لیکن یہ اس کی بھول تھی۔۔۔ اس دن کے بعد سے راہگیر کو وہ لڑکی وہاں پر ملی ہی نہیں۔۔۔۔

زندگی اپنی رفتار سے آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔ لیکن پھر اچانک وقت ایسا آیا کہ سب کو لگنے لگا کہ زندگی ایک ہی جگہ رک گئی ہے۔۔۔ سکون سے گھر میں دو وقت کی روٹی کھانے والے۔۔۔ خوشحال زندگی گزارنے والے بھی پریشان رہنے لگے۔۔۔

گھر پر بیٹھ کر آرام سے اللہ کے رزق کھانے والوں کے گھر میں بھی رزق کی تنگی ہونے لگی

ملک میں ایک وبا پھوٹ پڑی --- جس کی وجہ سے پورے ملک میں لاکھ ڈاؤن کی صورتحال پر
ہر طبقہ پریشان ہو گیا ----

سالوں سے بھولا ہوا اپنا رب اب سب کو یاد آنے لگا --- مہنگے مہنگے ریسٹورنٹس میں کھانے
کی خواہشمند اریبہ کو اب گھر میں کھانے کے لالے پڑنے لگے تھے۔

"کیا ہوا آج آپ اتنے چپ کیوں ہیں؟؟؟" اریبہ نے پریشان ہو کر سوال کیا --- کیونکہ جب
سے رایان ڈیوٹی سے آیا تھا جب سے وہ اریبہ کو کچھ چپ اور پریشان لگا --- اریبہ نے یہی
سوچا کہ ملکی حالات کی وجہ سے آج کل ہر کوئی پریشان ہی ہے --- ہو سکتا ہے رایان بھی
اسی متعلق سوچ رہے ہوں ---

لیکن کھانے کے بعد بھی وہ کافی دیر تک نیوز دیکھتا رہا --- جب کہ اکثر ایسا نہیں ہوتا تھا
--- رایان کھانا کھانے سے فارغ ہو کر تھوڑی دیر اور ٹی وی دیکھتا --- اور پھر فوراً سونے لیٹ
جاتا کیونکہ اس کو اپنی کمپنی صبح جلدی پہنچنا ہوتا تھا ---

"اور آج آپ سونے میں نہیں لیٹ رہے۔۔۔ آپ کو آفس نہیں جانا کیا صبح۔۔۔" اربہہ رایان کے پاس ہی برابر میں آکر بیٹھ گئی۔۔۔

"نہیں کل صبح مجھے بارہ بجے جانا ہے کمپنی۔۔۔ وہ بھی ایک آدھ گھنٹے کیلئے۔۔۔" رایان نے ٹی وی کی طرف دیکھتے ہوئے ہی جواب دیا۔۔۔

"کیوں دیر سے کیوں جانا ہے؟؟؟ آپ کی کمپنی تو صبح ہی کھل جاتی ہے۔۔۔ اور تھوڑی دیر کیلئے کیوں جانا ہے۔۔۔" اربہہ فکر مندی سے پوچھنے لگی۔۔۔ اس کو شک ہونے لگا کہ کہیں ملک کے بگڑتے ہوئے حالات کے پیش نظر اس کا خدشہ صحیح نہ ہو جائے۔۔۔

شہر کی چھوٹی چھوٹی کمپنیز تو بند ہونا شروع ہو گئی تھیں۔۔۔ شہر میں لاکڈ ڈاؤن کی صورتحال کچھ اس طرح تھی کہ دوپہر تک سارے کاروبار چلتے تھے پھر شام سے مکمل لوگ ٹاؤن ہو جاتا تھا۔۔۔

ابھی تک تو رایان کی کمپنی کھل رہی تھی۔۔۔ لیکن اربہہ کو کچھ دنوں سے یہی فکر کھائے جا رہی تھی کہیں رایان کی کمپنی نہ بند ہو جائے۔۔۔

کیونکہ رایان کی کمپنی میں اکثر ایسا ہی ہوتا تھا کہ اگر تین چار دن ملک کے حالات خراب رہے تو ان تین چار دنوں کی تنخواہ بھی کاٹی جاتی تھی ---

"کمپنی کے مالک میٹنگ کریں گے کل 12 بجے --- اور شاید یہ اناؤنسمنٹ بھی کریں گے کہ گورنمنٹ کے حکم کے مطابق کل سے کمپنی بند رہے گی ---" رایان نے اریبہ کی طرف دیکھ کر اس کو جواب دیا --- اور پھر اٹھ کر سونے کی گرض سے بیڈ روم میں چلا گیا ---

آج اریبہ فجر کا الارم لگا کے سوئی تھی --- ورنہ اکثر نماز میں اریبہ کوتاہی کر جاتی تھی --- لیکن آج اس کو صبح اٹھنا تھا اپنے رب سے مدد مانگنی --- کوئی اور سہارا بھی تو نہیں تھا اللہ کے سوا ---

اریبہ نے ڈھیر ساری دعائیں کیں اپنے رب سے --- کہ پوری دنیا کے انسانوں کو اس وبا سے نجات دلادے --- اور کاروبار زندگی متاثر نہ ہو --- لیکن فل وقت ایسا نہیں ہو سکا ---

اگلی دوپہر تین بجے ہی رایان گھر واپس آ گیا اور اس نے یہ خبر اریبہ کو سنائی کہ اب اس کی کمپنی مکمل لاکڈ ڈاؤن کے تحت نہیں کھلے گی ---

رانی اور منجو کے سارے بچوں کو تقریباً اس کاروبار کی سمجھ بوجھ آگئی تھی۔۔۔ کہ کیسے کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے ہیں۔۔۔ کیسے کسی کی منتیں کرنی ہے۔۔۔

کیسے کبھی اپنا ہاتھ توڑ دینا ہے اور کبھی اپنی ٹانگ۔۔۔

اس کاروبار میں بچہ بچہ پکا ہو گیا تھا۔۔۔ مگر جب یہ چھوٹے چھوٹے بچے صبح کام پر نکلتے تھے تو رات کو دیر سے واپسی پر بہت تھک جاتے تھے۔۔۔ پھر اگلی صبح بھی جلدی اٹھنا ان کے لئے مشکل امر ہوتا۔۔۔

لیکن ان کو جانا پڑتا تھا اپنے دھندے پر۔۔۔ صبح اٹھنا پڑتا تھا۔۔۔

لاکڈاؤن کی خبر سن کر یہ بچے بہت خوش ہوئے۔۔۔ کہ کچھ دن ہم باہر نہیں نکلیں گے اور کم از کم ہم سکون سے سو سکیں گے گھر میں۔۔۔ ان معصوم ذہنوں میں یہی بات تھی کہ

حکومت نے سب کو باہر نکلنے سے منع کر دیا ہے۔۔۔ کیونکہ جو باہر نکلے گا اس کو بیماری

ہونے کے چانس زیادہ ہیں۔۔۔ اب تو ابا بھی سختی نہیں کرے گا ہمیں کام پر لے جانے کے لیے۔۔۔ خوش ہوتے ہوئے کملی بھی پرسکون نیند سو گئی۔۔۔۔

"منجو ایسا کرتے ہیں کہ ہم صرف دونوں ہی جائیں گے کل کام پر۔۔۔ کیونکہ اتنی خطرناک

بیماری ملک میں پھیلی ہے۔۔۔ کہیں اللہ نہ کرے اگر میرے بچوں کو لگ گئی تو ہم کہاں لے

کے جاتے پھریں گے ڈاکٹر کے پاس --- میری مان تو بچوں کو گھر پر ہی رہنے دے --- ہم
دونوں جایا کریں گے روزانہ ---

ایسے حالات میں تو راشن کا بندوبست بھی ہو ہی جاتا ہے --- کوئی نہ کوئی ضرور ہمیں راشن اور
پیسے دے جایا کرے گا --- روڈ پر بیٹھیں گے تو ہم سے زیادہ انھیں کوئی ضرورت مند نظر ہی
نہیں آئے گا ---"

منجھ نے رانی کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا --- جیسے رانی کی بات اسے ہضم نہ ہوئی ہو

"تو تو بادی ہو گئی ہے --- ارے پاگل یہی تو موقع ہے ہوتے ہیں کمائی کے --- اب ہم سڑکوں پر
اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو لیکر بیٹھیں گے --- تو لوگ خود ہی آکر مدد کرتے جائیں گے
ہماری --- اور پھر لوگوں کو کیا پتا کہ کس کس نے ہماری مدد کی ہے --- ہم مانگتے جائیں گے
اور لوگ دیتے جائیں گے ---"

پگلی جب مصیبت آتی ہے نہ تو لوگوں کو صدقہ خیرات کرنے کا اور زیادہ خیال آجاتا ہے --- تو ہم بھی لوگوں کی سوچ سے فائدہ اٹھائیں گے ---

تو چھوڑ یہ سب بحث سوچا اور صبح جلدی اٹھنے کی تیاری کرنا --- بچوں کو بھی صبح ہی اٹھا دینا --- اور بچوں کی صحت کے حوالے سے ٹینشن نالے --- گٹر کی بدلو کے بیج پلنے والے ہمارے بچوں کو ایسی کوئی بیماری نہیں لگ سکتی --- " یہ کہہ کر منجھو بھی اپنے بستر پر دراز ہو گیا --- حد سے زیادہ کمائی کرنے کا یہ موقع منجھو کسی بھی قیمت ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا ---

اب روزانہ سڑکوں پر بیٹھ بیٹھ کر اتنا راشن جمع ہو گیا تھا --- کہ وہ لوگ راشن لے لے کر تنگ آ گئے تھے --- آخر کتنا کھاتے --- منجھو کو اب روز سڑکوں پر بیٹھ کر غصہ بھی آنے لگا تھا --- ایک تو پولیس والے الگ سے پوچھ گچھ کرتے --- کئی طرح کی جاسوسی کرنے کے بعد ان لوگوں کو بیٹھنے کی اجازت دیتے ---

اور لوگ بس راشن پانی ڈال کے چلے جاتے۔۔۔ کوئی تو ہو جو پیسے دے کر جائے۔۔۔ منجھو صرف سوچ کر ہی رہ جاتا۔۔۔ کیونکہ اب اس کے اپنے پاس بھی پیسے ختم ہو گئے تھے۔۔۔ جس سے وہ روزانہ کے لیے تھوڑی بہت چرس خرید لیا کرتا تھا۔۔۔ اور اب تو چرس پر بھی پابندی لگ گئی تھی۔۔۔ اتنی مشکلوں سے ایک دوست کے توسط سے اس کو چوری چھپے چرس مل رہی تھی۔۔۔ لیکن اس کے پاس پیسے ختم تھے۔۔۔

رایان کو گھر میں بیٹھے چار دن ہو گئے تھے۔۔۔ کمپنی والوں نے بھی آدھی تنخواہ سب کے ہاتھ میں رکھی اور کمپنی کو تالا ڈال دیا گیا۔۔۔ جن اور ٹائم سے رایان کے گھر کے خرچے پورے ہو رہے تھے وہ بھی بند۔۔۔ کمپنی کی طرف سے آرڈر جاری کر دیا گیا تھا کہ کمپنی کے بند ہونے تک کوئی بھی تنخواہ اب ملازمین کو نہیں دی جائے گی۔۔۔

یہی سوچ سوچ کے اور ٹینشن لے لے کر خود اریبہ کی بھی طبیعت ڈاؤن چل رہی تھی۔۔۔ اور پندرہ دن کی تنخواہ بھی کتنے دن چلتی۔۔۔ گھر میں پیسے ختم ہونے والے تھے۔۔۔ اور دوسری طرف اسکول کی طرف سے فیسیں بھرنے کے بار بار نوٹس برائے مسیح موصول ہو رہے تھے۔۔۔

"صاحب جی یہ راشن لے لو ہم سے --- آدھی قیمت میں دے دیں گے --- جتنی کے دوکاندار تمہیں دے گا اس سے آدھی قیمت میں --- تمہارا بھی بھلا ہو جائے گا صاحب جی اور ہمارا بھی ---"

اس آواز پر رایان نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس دن مانگنے والی وہی لڑکی اس کے سامنے تھی --- رایان کو لڑکی کے ساتھ ساتھ اس لڑکی کی حرکت بھی یاد آئی کہ اسی لڑکی نے اسکی بائیک سے سبزی بھی چوری کی تھی ----

"تم ---" رایان چوکے والے انداز میں لڑکی سے مخاطب ہوا --- لڑکی بھی رایان کو اپنے سامنے دیکھ کر اپنی حرکت یاد کر کے ایک پل کے لیے خوفزدہ ہوئی ---

رایان اس کے سامنے پڑا راشن دیکھ کر اور اس کی بات سن کر مزید حیرت میں مبتلا ہوا ---

"تم یہ راشن کیوں بچ رہی ہو ---- کیا تمہیں اس کی ضرورت نہیں ہے؟؟؟؟ اور اگر ضرورت نہیں تھی تو تم نے یہ کسی سے راشن لیا ہی کیوں؟؟؟ نا حق کیوں کسی کا حق مارا ----" رایان تیوری پر بل چڑھا کر اس لڑکی سے مخاطب تھا ----

"صاحب جی جو آتا ہے راشن دیکر چلے جاتا ہے ---- اس کے علاوہ بھی اور ضرورتیں ہیں ---- ہمیں اب راشن کی نہیں پیسوں کی ضرورت ہے جو کوئی نہیں دیتا ----" کملی بھی آڑے تیڑھے منہ بنا کر اپنا دکھڑا رونے لگی ----

"تو جب تم لوگ اپنی حرکتوں سے خود لوگوں کے پیسے ہتھیانہ شروع ہو جاؤ گے ---- لوگوں کے سامان چوری کرنا شروع ہو جاؤ گے ---- تو کون تم لوگوں پر اعتبار کرے گا ----"

اب یہی دیکھ لو تم نے دوسرے لوگوں کا حق مارا ---- دوسرے ضرورت مندوں کا حق مار کے تم نے اپنے آپ کو ضرورت مند ظاہر کر کے راشن لے لیا ---- راشن نہیں چاہیے تھا تو واپس کر دیتی ---- اپنے ماں باپ کی ہدایت پر عمل کر کے تم نے ضرورت نہ ہوتے ہوئے دوسرے لوگ کا حق لیا -- اور اب اسے بچ کر پیسے کما رہی ہو ----" رایان کو بہت غصہ تھا

کملی کی اس حرکت پے۔۔۔ خبروں سے اسے اس طرح کی حرکتوں کے بارے میں پتہ بھی چلا تھا۔۔۔ لیکن غصے کے علاوہ اور وہ کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

"تمہیں نہیں لینا صاحب جی تو نہ لو۔۔۔ میں تو سامنے دوکان والے کو بھی بیچ دوں گی۔۔۔ پر وہ دکاندار آدھی سے آدھی قیمت میں سامان لے رہا ہے۔۔۔۔۔ چالاکی اور چالبازی سے اگر ہم کام لے رہے ہیں تو وہ دکاندار بھی تو اپنا مفاد دیکھ رہا ہے نا صاحب جی۔۔۔"

"اور اگر حق مارنے کی بات ہے تو حق تو ان امیر ترین لوگوں نے مارا جو جلدی جلدی اپنا سامان بھرنے کی غرض سے پوری کی پوری دوکانیں خالی کر جاتے ہیں صاحب جی۔۔۔۔"

نہیں لینا تو جاؤ مجھے بھی نہیں بیچنا راشن۔۔۔" کملی یہ کہہ کر اپنا رخ موڑ کے اپنے راشن کا تھیلہ اٹھا کر چلتی بنی۔۔۔

اور رایان اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔ کچھ بھی تھا۔۔۔ کڑوا سچ وہ بیان کر گئی تھی۔۔۔

انہی سوچوں کے درمیان رایان گھر پہنچا۔۔۔ صبح کے گیارہ بجے کا وقت تھا۔۔۔ اسکول کی چھٹیوں کے باعث بچے ابھی بھی سو رہے تھے جبکہ اربہ ناشتہ بنا رہی تھی۔۔۔ ملک کے خراب حالات چلنے کی وجہ سے رایان صبح ہی ضروری سامان لے آیا کرتا تھا جو انہیں چاہیے ہوتا تھا۔۔۔

اپنی گلی کی فقیر فی کی بات جب رایان نے اربہ کو بتائی تو وہ بھی کافی خفا ہوئی مانگنے والوں کی اس حرکت پر۔۔۔ لیکن غصہ اور افسوس کرنے کے علاوہ دونوں کچھ کر نہیں سکتے تھے۔۔۔

وہ دونوں خاموشی سے ناشتہ کرنے لگے۔۔۔ رایان نوٹ کر رہا تھا کہ اربہ اب پانچوں ٹائم کی نماز بھی پڑھنے لگی ہے۔۔۔ اس کے شکوے شکایات بھی اب ختم ہو گئے ہیں۔۔۔ بلکہ اب وہ ہر وقت کچھ گرم سم اور پریشان ہی نظر آتی ہے۔۔۔

"کیا ہوا اربہ کیا سوچنے لگیں۔۔۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بالکل خاموش ہو گئی ہو۔۔۔ زیادہ بات چیت بھی نہیں کرتی۔۔۔ اور مجھ سے لڑتی تو بالکل بھی نہیں ہو۔۔۔"

ناشتے سے فارغ ہو کر رایان نے اریبہ سے پوچھا اور آخری بات مسکراہٹ دباتے ہوئے کہی
--- جس پر ہلکا سا اریبہ بھی مسکرا دی ---

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے بس اس فقیرنی کے بارے میں سوچ رہی تھی --- نجانے
کیا مجبوری ہوگی اس کی کیوں سامان بچنا چاہ رہی تھی اپنا ---"

ایسی کیا مجبوری ہوگی اسکی ---؟؟؟"

"اریبہ کچھ نہیں بس پیسے لینے کے چکر میں اپنا سامان بیچ رہی تھی جو اس نے ایکسٹرا لے لیا تھا
---" رایان نے اپنی جانب اسے تسلی بخش جواب دیا تھا ---
رایان کا جواب سن کر اریبہ پھر خاموش ہو گئی ----

"اب کیا ہو گیا ہے؟؟؟ اب کیا سوچ رہی ہو؟؟؟" رایان نے پھر اریبہ کی طرف کھوجتی نگاہوں
سے دیکھا ---

"رایان ہمارا بھی راشن ختم ہونے کو ہے --- سیلری بھی نہیں بچی اب --- دال سبزی بھی ختم ہو گئی تو پھر کیا کچے گا گھر میں --- بس یہی سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی ہوں ---"

اریبہ نے اپنی ٹینشن بتا کہ اپنا کچھ دل کا بوجھ ہلکا کیا تو دو آنسوں لڑھک کر اس کے گالوں پر پھسل گئے ---

"تو اس میں ٹینشن کی کیا بات ہے --- اریبہ کیا تم اللہ کو بھول گئی ہو --- وہی تو ہے جو انسان کو تمام مشکل حالات سے بآسانی نکال لیتا ہے اور جو اپنے بندوں کو کبھی بھوکا نہیں سلاتا ---"

"اور یہی بات دال سبزی کے لئے پریشان ہونے کی تو یقین مانو اریبہ آج مجھے بے انتہا خوشی ہو رہی ہے ---"

ان مشکل حالات میں ہی سہی لیکن میری بیوی میں ایک بہت اچھی تبدیلی یہ آئی ہے کہ پہلے وہ دال سبزی ہونے پر پریشان ہوتی تھی اور اب دال سبزی نا ہونے پر پریشان ہو رہی ہے ---

رایان کی بات سن کر اربہ کے رونے میں اور تیزی آگئی --- اب باقاعدہ اس کی ہچکیاں بن گئی تھی ---

"رایان آپ بھی پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔ میں غصے میں نہ جانے آپ کو کیا کیا کہتی تھی --- سکون سے گھر میں دو روٹی ملنے کے باوجود میں کتنے نخرے کیا کرتی تھی --- دوسروں کی حرص کے چکر میں دن رات آپ سے لڑا کرتی تھی ---

آج اللہ نے مجھے اس مقام پر لا کر کھڑا کر کے میری آنکھیں کھولیں ہیں --- میں اللہ سے بھی کئی دنوں سے گزر گڑا کے معافی مانگ رہی ہوں رایان --- لیکن شاید اس نے مجھے معاف نہیں کیا --- جی بھی تو ہم اب تک پریشانی میں ہیں ---"

اپنی سمجھ کے مطابق اربہ نے رایان کے گلے گلے اپنی دل کی بات راعیان سے شیر کی تو ایک دفعہ پھر رایان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی ---

رایان نے اربہ کو خود سے الگ کیا اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر اس سے بولا ---

"ساری پریشانیاں ختم ہو کر ہم آسانی میں آجائیں --- اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا اریبہ کہ ہمارے رب نے ہمیں معاف کر دیا ہے ---"

اگر ہم پریشان ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا گڑگڑانا اور رونا اللہ تعالیٰ کو بے حد پسند آ رہا ہے --- وہ نہیں چاہتا کہ ہم اس سے معافی مانگنا بند کریں --- وہ چاہتا ہے کہ بس ہم ہمیشہ اسی سے سوال کرتے رہیں ---

ہمیں معافی اور توبہ کرنے کا موقع نصیب ہوا ہے تو یہ ہمارے لئے خوش نصیبی ہے --- یہی اس بات کی نشانی ہے کہ ہمارا رب ہمیں معاف کر چکا ہے --- بس اس کو ہمارے مانگنے کا انداز پسند ہے ---

پریشانی اور مصیبت کے حالات میں مایوسی کفر ہے اریبہ --- اللہ سے مدد مانگو لیکن امید ختم نہیں کرو --- اچھی امید رکھو گی تو سب اچھا ہی ہوگا انشاء اللہ ---

رایان کی تسلی دینے اور سمجھانے سے اریبہ کی حالت اب قدرے بہتر ہو گئی تھی --- اور رونے سے اس کا دل کا غبار بھی کچھ ہلکا ہو گیا تھا ---

کافی رات ہو گئی تھی۔۔۔ کملی اب تک گھر نہیں گئی تھی۔۔۔ اندھیرے میں وہ ایک کونے میں بیٹھی ہر آنے جانے والے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ لیکن گھر جانے کی ہمت نہیں جتا پا رہی تھی۔۔۔ اس کو پتہ تھا کہ گھر جا کر اس کو ابا کے چھتر کھانے ہیں۔۔۔

ابا نے اس کو سخت تاکید کی تھی صبح "کہ جتنا بھی راشن ملے سب بیچ کر گھر آئے ورنہ گھر میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

پہلے جب ابا کہتا تھا کہ "اتنے پیسے لے کر گھر آنا تو آنا ورنہ نہیں۔۔۔" اس وقت کملی کو وہ آسان لگ رہا تھا کیونکہ کسی نہ کسی طرح وہ ابا کی ڈیمانڈ کے مطابق پیسے جمع کر لیتی تھی۔۔۔ کبھی مانگ کے تو کبھی چوری کر کے۔۔۔ لیکن اب راشن مل جانے پر اسے دکانوں پر بیچ کر آنا کملی کے لئے مشکل ٹاسک ہو گیا تھا۔۔۔

کیونکہ حکومت کے ڈر سے دکاندار یہ راشن لیتے بھی نہیں تھے۔۔۔ اور کسی عام بندے سے یہ سامان لینے کے لئے کہنا گویا اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہوتا کیونکہ یا تو وہ بحث شروع کر دیتا۔۔۔ یا پولیس سے شکایت لگانے کی دھمکی دیتا۔۔۔

وہ ڈری سہمی اندھیرے میں ہی بیٹھی رہی ---- اب لوگوں کا رش بھی کم ہو گیا تھا اندھیرے سے کملی کو خوف آ رہا تھا لیکن یہ خوف ابا کے خوف سے کچھ کم تھا ----

رانی منجو کے سونے کا انتظار کر رہی تھی --- اتنی رات ہو گئی تھی لیکن کملی گھر نہیں آئی تھی --- رانی نے منجو سے کہا بھی تھا کہ کملی کو دیکھ کر آجائے --- لیکن منجو نے غصے میں آکر اسے ہی پیٹنا شروع کر دیا --

"خبردار کملی کو کوئی لینے گیا تو نہیں آتی تو نہ آئے بیٹھی رہے ساری رات اندھیرے میں --- جب کام نہیں کر سکتی تو کوئی جگہ نہیں ہے یہاں پر اس کے لیے ---"

رانی کو پیٹ کے منجو کے کلیجے میں تھوڑی ٹھنڈ پڑی تو نیند بھی اس کو جلدی آ گئی ---- رانی تو منجو کے سونے کا ہی انتظار کر رہی تھی --- وہ منجو کی مار کا اثر لیے بغیر کملی کو لینے باہر نکل گئی ----

وہ تیز تیز قدم اٹھا رہی تھی --- کملی کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے رانی کے دل میں کئی دوسو سے
آرہے تھے وہ پورے راستے رب سے دعائیں مانگتی آئی تھی --- کہ کملی اس کو اپنی جگہ پر مل
جائے ---

اس کی دعائیں رنگ لے آئیں جب دور سے ہی اس کو کملی دیوار سے ٹیک لگائے سوتی نظر آئی

اندھیرے میں بیٹھے بیٹھے کملی کو نیند آنے لگی تھی --- وہ ٹیک لگا کر وہیں سو گئی لیکن جب
رانی نے آکر اسے اٹھایا --- تو وہ بہت ڈر کے اٹھی تھی کیونکہ اس کے ذہن میں یہ تھا کہ وہ
اندھیرے میں اکیلی سو رہی ہے ---

بچی تو تھی کملی --- اٹھ کے رانی کے گلے لگ کر خوب روئی ---
رانی نے کملی کو لے جانے کے لیے کھڑا کیا --- تو کملی اپنے آس پاس کچھ ڈھونڈنے
لگی --- رانی کے پوچھنے پر اسے پتہ چلا کہ کملی کو راشن کا ایک تھیلا ملا تھا --- لیکن اب وہ
کملی کے آس پاس نہیں تھا ---

اگلے دن توقع کے عین مطابق رانی اور کملی کی اچھی خاصی کلاس ہوئی --- منجھو کے ہاتھوں
ہونے والی اس کلاس میں کملی کے ذہن میں اچھی طرح یہ بات بیٹھ گئی کہ ان کی زندگی

میں بس پیسہ ہی سب کچھ ہے۔۔۔ پیسے کے حصول کے لیے ان کو کہیں بھی جانا پڑے تو وہ جائیگی۔۔۔ پیسوں کے لئے اپنا آپ بچنا پڑے تو نیچے گی۔۔۔

مسجدوں میں بھی باجماعت نماز پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔۔۔ گھروں میں لوگ باجماعت نماز ادا کر رہے تھے۔۔۔ گھر کے سربراہ کے پیچھے پوری فیملی ایک ساتھ نماز ادا کرنے لگی تھی۔۔۔ اللہ کے سامنے نہ جھکنے والے بھی اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے پر مجبور ہو گئے تھے۔۔۔ سب رو کر اپنے گناہوں کی اپنے رب سے معافی مانگنے لگے تھے۔۔۔

کچھ لوگوں کے علاوہ باقی لوگ اپنی پرانی روش پر ہی چل رہے تھے تھے۔۔۔ گھر پر بیٹھ کر وقت گزاری کے لیے مختلف گیمز کھیل کر ٹائم پاس ہو رہا تھا۔۔۔ اور فمیلی فوٹو شوٹ پکس ایف بی پر ڈالی جا رہی تھیں۔۔۔

لیکن ان حالات نے ایبہ کو یکسر بدل ڈالا تھا۔۔۔ وہ ہر وقت ناشکری کرنے والی ایبہ اب پانچ ٹائم مسئلے پر نظر آتی تھی۔۔۔ گھر میں دال سبزی کھا کر ہی اللہ کا ڈھیروں شکر ادا کر رہی تھی۔۔۔

ہوتے ہیں کچھ لوگ جن کے لیے ایک جھٹکا ہی کافی ہوتا ہے۔۔۔ اور نا سمجھنے والے کبھی
ہدایت کی راہ پر نہیں چلتے۔۔۔

####

اللہ کے کرم سے ملک کے حالات بہتر ہوتے جا رہے تھے۔۔۔ اور اللہ کے ہی حکم سے وباء پر
قابو پا لیا گیا تھا۔۔۔ حالات پہلے جیسے ہو گئے تھے۔۔۔

چھوٹی بڑی کمپنیاں غرض ملک کا چھوٹا بڑا ہر کاروبار اب کھل گیا تھا۔۔۔۔ روزانہ اجرت والو
کے لیے گویا عید کا سماں تھا۔۔۔۔ ہر گلی ہر سڑک پر چھوٹے موٹے اسٹال لگانے والے
سبزی اور پھل فروٹ بیچنے والے نظر آ رہے تھے۔۔۔ گھر کی خواتین بھی خریداری کے لیے بڑے
ذوق و شوق سے نکلی ہوئی تھیں۔۔۔

حالات بہتر ہو گئے تو کملی اور اس کے گھر والوں کی روٹین بھی وہی ہو گئی۔۔۔ وہی صبح سویرے
اٹھنا۔۔۔ بچوں کا ننگے پاؤں دھوپ میں پیسوں کے لیے کبھی بھاگنا اور کبھی کسی کی جیب
کاٹ لینا۔۔۔

رانی اور منجو کے ایک ایک بچے کو یہ بات حفظ ہو چکی تھی کہ انہیں رات میں گھر پہنچنا ہے تو پیسے ابا کے دیے گئے ٹارگٹ کے مطابق ہونے چاہئیں۔۔۔ تو سارے بچے کسی نہ کسی طرح پورا دن پیسے جمع کرنے کے چکر میں مارے مارے پھرتے۔۔۔۔

ان کے ماں باپ کی طرف سے حکم تھا کیسے ٹالے۔۔۔ ان کے ماں باپ کی طرف سے سکھائی گئی عادت تھی کیسے بھول پاتے۔۔۔۔

لیکن کملی ایک اور چیز نہ بھول پائی۔۔۔۔ ابا کی طرف سے روزانہ ملنے والی پٹائی کے تحفے کو۔۔۔۔ کس وجہ سے وہ پیٹی جاتی تھی۔۔۔۔ کس وجہ سے پورے گھر میں صرف اس کو ہی برا بھلا کہا جاتا تھا۔۔۔۔ اسی لئے ناکہ اس کو بچپن سے بھیک مانگنے سے نفرت تھی اس کو اچھا نہیں لگتا تھا کہ بچپن سے ہی لوگ اس کو دھتکار تے تو آئے تھے۔۔۔۔

لیکن ان کی نظریں اس کا دور تک پیچھا ضرور کرتی تھیں۔۔۔۔۔ ابا سے اسی لئے اس کی شروع سے نہیں بنتی تھی۔۔۔۔ وہ کبھی اماں پر ہاتھ اٹھاتا تو بھی کملی بچ میں آ جاتی۔۔۔۔ اسی لیے رانی کے ساتھ ساتھ وہ بھی پیٹی جاتی۔۔۔۔

اماں کا روز روز پٹنا اب کملی سے برداشت نہیں ہوتا اسی لئے وہ اپنے ناپسندیدہ کام کو بھی کرنے پر مجبور ہو گئی۔۔۔ وہ بھی لوگوں کے سامنے بھیک مانگنے چوری کرنے اور جھوٹے پتے بہانے بنانے پر مجبور ہو گئی۔۔۔۔

لیکن اب جب سے اس نے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا تھا تو کچھ لوگوں کی نگاہوں کا مطلب وہ سمجھنے لگی تھی۔۔۔۔ ہوتے ہیں کچھ لوگ جو اپنے اشاروں سی ان فقیروں کو بھی بہت کچھ سمجھا جاتے ہیں۔۔۔ جو اپنے گھسے پٹے جملوں اور فقروں سے ان فقیروں سے بھی اپنی نظریں ان کے جسم میں پیوست کر کے ان سے مطالبے کرتے ہیں۔۔۔ اور اپنی نگاہوں سے ان کو بارہا سمجھاتے ہیں کہ پیسے کمانے کے ہاتھ پھیلائے کے علاوہ اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔۔۔۔

اس کے ابا کے بھی تو مطالبے اس کے جوان ہونے کے بعد ہی بڑھنے لگے تھے۔۔۔ پہلے تو کبھی کبھار وہ بھی دھندے پر آجایا کرتا تھا لیکن اب تو مسلسل اپنے دوستوں کے ساتھ نشہ اور جوئے سے اسے فرصت نہیں ملتی۔۔۔۔ رات گئے تک جھگی میں داخل ہوتا۔۔۔۔ تو بھی سب سے پہلے پیسوں کا مطالبہ کرتا۔۔۔۔۔

منجھ کی دیکھا دیکھی اب رانی بھی کملی کو ہی بوئے لگی تھی۔۔۔۔
وہ بھی تھک گئی تھی بچپن سے کما کما کر۔۔۔ اب اس کی بیٹی جوان ہوئی تھی تو وہ بھی یہی
سوچتی تھی کہ اب کملی ہی انہیں کما کر دے گی۔۔۔

لوگوں کے اور اب اماں اور ابا کے ڈھکے چھپے اشاروں کا مطلب کملی سمجھنے لگی تھی۔۔۔ جوانی
کی اس کچی عمر میں اس کے ذہن میں یہی بات بیٹھی کہ اگر لوگوں کے اشاروں کا جواب
اشاروں سے دیکر اور کچھ ادائیں دکھا کر پیسے مل جائیں تو یہ کملی کے لیے کوئی بڑی بات نہ
ہوگی۔۔۔

اور واقعی اب کملی نے یہی حربہ آزمانا شروع کر دیا تھا۔۔۔ وہ راگیروں کو بھی ایک نظر میں
بھانپ لیا کرتی تھی۔۔۔ جدھر کسی عاشقانہ مزاج کے راگیر سے ٹکراؤ ہوا وہیں کملی نے بھی اپنی
ادائیں دکھا دکھا کر اس سے پیسے بٹورنے چاہے۔۔۔

کچھ علاقے کے آوارہ مزاج لڑکے اور ادھیڑ عمر بھی اس کو ان اداؤں کے پیسے دینے لگے
۔۔۔ وہ روز سو پچاس روپے کملی کو پکڑا دیتے۔۔۔ لیکن اس کے بدلے کبھی کملی کی کمر میں
ہاتھ مارتے کبھی پیٹ پہ چٹکی کاٹتے۔۔۔۔

کملی کیلئے یہ چھوٹی موٹی سی چھیڑچھاڑ اتنی کوئی بڑی بات نہیں رہی تھی اب کیوں کہ اس کے بدلے اس کو کچھ پیسے ملنے گئے تھے۔۔۔ جن کو پہلے کمانے کے چکر میں وہ پورا پورا دن گزار دیتی تھی۔۔۔ اب کم محنت میں ہی وہ زیادہ پیسے کما لیتی تھی۔۔۔

آج پھر رایان خوشی خوشی گھر جا رہا تھا۔۔۔ آج اس کو سیلری ملی تھی۔۔۔ اور آج پھر اس نے اربہ اور بچوں کی پسند کا ناشتہ لینے کے لئے بیکری پر بائیک روکی تھی۔۔۔

بیکری سے ناشتہ لے کر وہ دوبارہ بائیک کے پاس آیا تو آج کافی عرصے بعد رایان کو کو وہ بھکارن پھر نظر آئی۔۔۔

"صاحب جی آج تو کچھ دے دو ہر بار تم باتیں سنا کے چلے جاتے ہو۔۔۔"

رایان نے اس لڑکی کی طرف دیکھا جو کہ پندرہ سال سے زیادہ بڑی نہیں تھی۔۔۔ دو دفعہ پہلے بھی اس بھکارن سے رایان کا ٹکراؤ ہو چکا تھا۔۔۔ لیکن دونوں دفعہ رایان کو وہ بچی ہی لگی۔۔۔ لیکن آج اس بھکارن کے بولنے کے سٹائل سے اور اسے مسلسل اپنی طرف دیکھتا پا کر رایان کو کچھ عجیب لگا۔۔۔

"سنا کر جاتا ہوں تو ٹھیک ہی سنا کر جاتا ہوں --- اچھی بھلی تو ہو تم کیا ایسی مانگنے کی ضرورت آگئی ہے ---"

رایان نے بھکارن پر سے نظریں ہٹا کر ناشتہ بائیک کے ہینڈل پر لگاتے ہوئے اسے جواب دیا

"یہی تو کہہ رہی ہوں صاحب جی کہ اب میں اچھی بھلی ہو گئی ہوں --- دیکھنا چاہو تو تم بھی دیکھ سکتے ہو ---"

کملی کی یہ بات سن کر رایان شدید غصے میں آگیا --- کملی اس سے آج بالکل بچی نہ لگی --- بلکہ وہ تو اپنی بات کہتے ہوئے مسلسل مسکراتے ہوئے ادائیں دکھا رہی تھی ---

"کیا بکو اس کر رہی ہو یہ --- ہٹو یہاں سے میرے راستے سے ---"

رایان کو اس بھکارن کے اس طرح کی رویہ کی بالکل بھی امید نہیں تھی اور شدید طیش میں آ چکا تھا

"صاحب جی اس میں اتنا غصے میں آنے کی کیا ضرورت ہے --- میں نے تو تمہیں آفر دی تھی --- جیسے سب لوگوں کو دیتی ہوں --- تم بھی تھوڑا سا اپنا شوق پورا کر لو اور مجھے میرے شوق کے مطابق کچھ پیسے دے دو --- تمہارا بھی بھلا اور میرا بھی بھلا ---

تمہیں میری بات اچھی نہیں لگی تو میں چلتی ہوں صاحب جی برا مت مناؤ ---"

رایان کے تیور دیکھ کر کملی جانے کو مڑ گئی ---

"اچھا طریقہ نکالا ہے تم نے لوگوں کو لوٹنے کا ---" رایان غصے کو ضبط کرتے ہوئے بولا --- اسے اس لڑکی سے اس طرح کی بات کی امید بالکل بھی نہیں تھی --- وہ تو شکر تھا کہ آج رایان نے بیکری کے دوسرے سائیڈ پر بائیک کھڑی کی تھی --- جس کی وجہ سے بیکری میں موجود لوگوں کی نظر رایان اور کملی پر نہیں تھی ---

"صاحب جی آپ کو کہا ہے نہ آپ کو غصہ آ رہا ہے تو کوئی بات نہیں میں کوئی دوسرا کسٹمر پر دیکھ لیتی ہوں ---

یہ کہتی ہوئی کملی آگے بڑھ گئی ---

"یہ صحیح نہیں ہے بیٹا جو تم اس طرح سے کر رہی ہو۔۔۔ اگر تمہارے ماں باپ یہ سب کرنے پر تمہیں میں مجبور کرتے ہیں تو مجھے بتاؤ۔۔۔ ان کی اس طرح کی حرکت پر تو ان کو جیل میں ہونا چاہیے۔۔۔" رایان نے کملی کو سمجھانا چاہا لیکن کملی اب سمجھانے کی عمر سے کافی بڑی ہو گئی تھی۔۔۔ اب تو وہ خود ہر بات سمجھنے لگی تھی۔۔۔ رایان کی بات کو ہنسی میں اڑا کر وہ وہاں سے چلتی بنی۔۔۔

رایان کو اب اس بچی پر ترس آ رہا تھا۔۔۔ جو اتنی چھوٹی سی عمر میں ہی اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھنے لگی تھی۔۔۔ اور وہ یہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس لڑکی کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔ وہ جو دیکھتی آئی ہے وہی اپنانے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر اریبہ رایان کے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔۔ آج بھی اریبہ کو رایان معمول سے ہٹ کر تھوڑا خاموش لگا۔۔۔

"کیا ہو گیا رایان آج اتنے خاموش کیوں ہیں۔۔۔؟"

چپ نہیں رہا کریں آپ بوٹے ہوئے اچھے لگتے ہیں --- "یہ کہہ کر اریبہ رایان کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔۔ اریبہ کی یہ بات سن کر رایان بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔"

"کیا بات ہے جناب آپ تو دن بادن مجھ پر حیرتوں کے پہاڑ توڑتی جارہی ہیں --- اتنا پیار دیں گی تو میں بالکل نکما ہو کر رہ جاؤں گا ---"

رایان نے مسکراتے ہوئے اریبہ کو کھینچ کر اپنے قریب کیا۔۔۔

رایان --- رایان کے اچانک اس حرکت پر اریبہ مشکل ہی سمجھل پائی ---

"کیا کر رہے ہیں رایان بچے ابھی ابھی سوئے ہیں ---" اریبہ نہایت آہستہ آواز میں بولی ---

"کیا ہے یار ایک تو تم بچوں سے بہت ڈرتی ہو ---" رایان ناراض ہوتے ہوئے پیچھے ہٹا۔۔۔

"ارے اب آپ ناراض کیوں ہو گئے بھئی میں تو آپ کو پریشان اور خاموش دیکھ کر وجہ جاننے کے لیے آئی تھی لیکن آپ ---" اریبہ اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کرنے لگی ---

"لیکن میں کیا ---؟" رایان نے بھویں سکیڑ کر پوچھا۔۔۔

"لیکن آپ کوئی اور مطلب نکال بیٹھے ---" اریبہ کو پھر سے ہنسی آگئی ---

"زیادہ ہنسنا آپ کو مہنگا پڑ سکتا ہے جناب ---" رایان نے ٹی وی کی طرف دیکھتے ہوئے اریبہ سے کہا۔۔

"اچھا بابا نہیں ہنس رہی --- لیکن آپ پہلے ٹی وی بند کریں --- اور مجھے بتائیں کہ آپ اتنے خاموش کیوں تھے ابھی آپ کچھ سوچ رہے تھے شاید آپ کو کوئی پریشانی ہے ---" اریبہ نے رایان کو تشویش سے دیکھتے ہوئے پوچھا ---

"ہاں اریبہ ایک بات ہے تو جو مجھے پریشان کر رہی ہے --- اریبہ تم نے نوٹ کیا کہ کچھ عرصے سے ہمارے محلے میں کچھ فقیروں نے آکر ڈیرہ جمایا --- اور وہ لوگ اکثر ادھر ہی نظر آتے ہیں ---" رایان ٹی وی بند کر کے اریبہ سے مخاطب ہوا

"ہاں رایان میں بھی کافی دنوں سے نوٹ کر رہی ہوں --- اور ایک فقیرنی تو گھر گھر پیسے مانگنے آتی ہے --- میں نے اس سے کئی دفعہ کہا بھی ہے کہ تم اچھی بھلی ہو --- صحتمند ہو کام دھندہ کیوں نہیں کرتی --- اور پھر اس کے بہانے شروع ہو جاتے ہیں کہتی ہے کہ اس کے میاں کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے --- لیکن آپ کے ساتھ بائیک پر جاتے ہوئے کئی دفعہ میں نے اس عورت کو ایک آدمی سے بات کرتے ہوئے دیکھا ہے جو کہ مجھے اس کا میاں ہی لگتا ہے --- اب کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے ---"

"ہاں اریبہ وہ فقیر فی جھوٹ بول رہی ہے اس کا میاں تھوڑا آگے جا کے کبھی کبھار بھیک مانگتا --- لیکن وہ تو ہاتھوں سے معذور ہے --- تم نے نوٹ نہیں کیا اریبہ ---؟؟"

"کیا ---؟؟" اریبہ چونکتے ہوئے بولی -

"نہیں رایان میں نے خود اس کے ہاتھ دیکھے ہیں -- وہ اپنی بیوی سے کچھ مانگ رہا تھا شاید ---"

"اچھا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اندر کر کے معذوری کا نائک کرتا ہو --- اور بھیک مانگتا ہو ---" رایان نے اندازہ لگایا ---

"ہاں رایان ایسا ہی ہے --- اور جو تین چار بچے گھومتے رہتے ہیں دکانوں پر وہ بھی انہی کے بچے ہیں ---" اریبہ کی بات پر رایان نے بھی تائید میں سر ہلایا ---

"اریبہ تمہیں یاد ہے کہ میں نے تمہیں بیکری والی بات بتائی تھی ایک دن --- کہ کس طرح سے ایک بچی مجھ سے پیسے مانگنے آئی تھی اور جب میں واپس آیا تو سبزی کی تھیلی بائیک پر سے غائب تھی ---"

"ہاں رایان آپ نے مجھے بتایا تھا مجھے یاد ہے۔۔۔"

"اریبہ وہ بچی آج بہت تبدیل ہو گئی ہے۔۔۔" اور پھر رایان نے اریبہ کو اپنی اور اس لڑکی کی گفتگو بتائی تو اریبہ بھی حیران پریشان رہ گئی۔۔۔

کملی نے ہاتھ کے اشارے سے گاڑی کو روکا۔۔۔ گاڑی والا بھی کملی کا اشارہ دیکھ کر رک گیا۔۔۔ گاڑی رکتی دیکھ کر کملی بہت خوش ہوئی کہ چلو اب کچھ پیسے مل جائیں گے۔۔۔

"صاحب جی کچھ پیسے دو نہ۔۔۔ بہت بھوک لگ رہی ہے روٹی کھا لوں گی۔۔۔" کملی نے مسکین صورت بنا کر اس آدمی سے بولا۔۔۔

"اچھا یہ تو کمال ہو گیا۔۔۔ بھوک تو مجھے بھی لگ رہی ہے۔۔۔ چلو میرے گھر چلو میں کھانا کھاؤں گا تو تم بھی میرے ساتھ کھا لینا۔۔۔"

کملی اس آدمی کی بات سن کر چونک گئی۔۔۔ "نہیں صاحب جی پیسے دے دو تھوڑے میں خود ہی کھا لوں گی اور اگر پیسے نہیں دینے تو رہنے دو صاحب جی۔۔۔" کملی اس آدمی کو سہولت سے منع کرتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔۔۔

"ارے بیٹا پیسے دینے کو کون منع کر رہا ہے۔۔ میں تو بس یہ کہہ رہا ہوں گھر چل کر میرے اور میری اماں کے ساتھ اچھا سا کھانا کھا لو۔۔۔ پھر اماں جی نے صدقے کے پیسے بھی نکال کر رکھے ہیں الگ سے۔۔ وہ بھی مجھے تمہیں دینے میں گھر پر رکھے ہیں اسی لیے تو میں گھر جانے کا کہہ رہا ہوں۔۔۔"

کملی نے پیسوں کو سنا تو جھٹ سے اس کی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔ نجانے کتنے پیسے ہونگے جو وہ آدمی کملی کو دینا چاہ رہا تھا۔۔۔ وہ دل ہی دل میں خوش ہونے لگی۔۔۔ کملی نے دل میں یہ عہد کیا کہ وہ یہ پیسے اپنے باپ کو قطعی نہیں دیگی

رایان اور اریبہ بائیک پر جا رہے تھے جب انہوں نے کملی کو کسی گاڑی کو روکے دیکھا۔۔۔ رایان نے بھی اپنی بائیک کی رفتار کافی آہستہ کر دی تھی۔۔۔ ان دونوں نے دیکھا کہ کملی نے گاڑی میں بیٹھنے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔ لیکن پھر اس آدمی نے نہ جانے ایسا کیا کہا تھا کہ کملی فوراً گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔ کملی کی گاڑی میں بیٹھتے ہی رایان اور اریبہ دونوں کو پریشانی نے آگھیرا۔۔۔ ایک لڑکی ان کے سامنے کسی کی گاڑی میں بیٹھ کر اکیلی جا رہی تھی۔۔۔

وہ آدمی نہ جانے کس ارادے سے کملی کو اپنے ساتھ لے کے جا رہا تھا۔۔۔ لیکن کملی کا معصوم ذہن اس بات کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔۔۔

"رایان بائیک اس گاڑی کے پیچھے لے کر چلیں۔۔۔ ایسے کہ اسکو پتہ نہ چلے۔۔۔" اربہ نے پریشانی میں رایان سے کہا۔۔۔ رایان نے بھی اثبات میں سر ہلا کر بائیک اس گاڑی کے پیچھے لگا دی۔۔۔

جاری ہے۔۔۔

اربہ مسلسل قرآنی آیات پڑھتی ہوئی جا رہی تھی۔۔۔ اور رایان کے لبوں پر بھی کملی کی خیریت کے لیے دعائیں تھیں۔۔۔ رایان نے گاڑی والے کے سائٹ والے راستے کی طرف گاڑی لے جانے کا مقصد بھانپ لیا تھا۔۔۔ یقیناً کملی کو کسی ایسی بلڈنگ میں لے گا جانے والا تھا۔۔۔ جہاں کنسٹرکشن کا کام چل رہا ہے۔۔۔

رایان کی پریشانی میں اضافہ ہونے لگا تھا کیونکہ اگر وہ سائٹ والے علاقے کی طرف جا رہا تھا۔۔۔ تو یقیناً اکیلے اربہ کو لے کر جانا صحیح نہیں تھا۔۔۔ لیکن دوسری طرف مسئلہ یہ تھا کہ کملی جو ایک معصوم بچی تھی وہ بھی وہاں پر لیجائی جا رہی تھی۔۔۔

کیسے جایا جائے اس علاقے میں اکیلے اور کملی کو بچایا جائے رایان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا
----- اریبہ بھی مسلسل قرآنی آیات پڑھتی ہوئی آرہی تھی ---

ایک دم رایان کو لگا کے گاڑی والے نے اپنی گاڑی کی اسپید اچانک ہی بہت تیز کر دی ہے
--- وہ سپید سے آگے کی طرف بڑھ رہا تھا --- رایان نے بھی سپید بڑھائی۔۔ لیکن ایک دم
اس کو گاڑی کو بریک لگانا پڑا۔۔۔ اریبہ نے رایان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بائیک روکنے کا
اشارہ دیا تھا ---

کیونکہ روڈ پر ہی ان کو پولیس کے دو اہلکار آپس میں باتیں کرتے نظر آئے تھے۔۔۔ یہی وجہ ہوگی
جو گاڑی والے نے ایک دم اسپید بڑھائی تھی۔۔۔ رایان نے دل میں سوچا۔۔۔ رایان نے
بائیک روکی۔۔۔ اریبہ تیزی سے بائیک اتر پولیس کانسٹیبل کے پاس جا کر روتی ہوئی کچھ کہنے لگی
۔۔۔ اب رایان کی بائیک کے پیچھے پولیس کانسٹیبل کی بائیک بھی تھی۔۔۔

کملی نے رونا شروع کر دیا تھا کیونکہ صاحب جی اس کی بات سنے بغیر اب گاڑی کو تیز سپید میں
بڑھائے جا رہے تھے۔۔۔ جبکہ دوسری طرف اس آدمی کو بہت غصہ آ رہا تھا کیونکہ انجان علاقہ
دیکھ کر کملی نے بار بار اس سے پوچھنا شروع کر دیا تھا کہ ہم کہاں جا رہے۔۔۔ اور پھر دور سے

دو کانسٹیبل کو کھڑا دیکھ کر اس آدمی کی ہوا خراب ہونے لگی تھی --- ایسا نہ ہو کہ وہ پکڑا جائے --- اور اس نے اپنے بزنس کو کانسٹیبل کرنے کے لئے اتنی جو محنت کی تھی وہ سب رائیگاں چلی جائے ---

اسے یہی مناسب لگا کہ وہ تیز اسپید میں یہاں سے گزر جائے ---
تیز اسپید میں کملی پر پولیس کانسٹیبل کی نظر بھی نہیں پڑے گی --- اور وہ جس گھناؤنے مقصد کے لیے کملی کو یہاں پر لایا تھا ---
اس کو اپنا مقصد بھی لازمی پورا کرنا تھا ---

یہ آدمی جہانزیب اختر تھا --- جو کہ شہر میں ابھرنے والے نئے بلڈرز میں سے تھا --- کچھ عرصے پہلے ہی اس کی ایک بلڈنگ تعمیر ہونا شروع ہوئی تھی --- 6:00 والے تھے اور جہاں زیب اختر کو پتہ تھا کہ اس وقت کنسٹرکشن بلڈنگ میں کوئی بھی نہیں ہوگا --- کیونکہ اس نے مینیجر کو کال کر کے چار بجے ہی سبکو سب کو آف دے دیا تھا ---

کیونکہ اصل میں وہ کملی کو ہی ڈھونڈنے اس رستے پر آیا تھا --- اپنی طرح ہی عیاشیوں کے شوق رکھنے والے کسی دوست کے توسط سے اسے پتہ چلا تھا کہ یہاں پر ایک فقیرنی ہے جو کہ عمر میں بہت چھوٹی ہے --- لیکن پیسوں کے لیے وہ اپنی ادائیں تک لوگوں کو دکھاتی ہے --- اسی

لے اس چھوٹی بچی کو پیسوں کا لالچ دے کر جہانزیب اختر برباد کرنے کی غرض سے آج اپنی کنسٹرکشن بلڈنگ میں لے کر جا رہا تھا۔۔۔

جہانزیب کملی کو بری طرح گاڑی سے کھینچ کر اتار رہا تھا جبکہ کملی بے تحاشہ رو رہی تھی۔۔۔ اب اس کو اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا اس کے معصوم ذہن میں کچھ بہت غلط ہونے کا خوف سمایا ہوا تھا۔۔۔

"نہیں جاؤں گی صاحب اندر مجھے کیوں لے کر آئے ہو یہاں۔۔۔ یہ تو تمہارا گھر نہیں ہے۔۔۔ تم نے تو کہا تھا کہ تمہارے گھر میں تمہاری اماں بھی ہے۔۔۔ یہ کیسا گھر ہے صاحب جی۔۔۔"

کملی روتی جا رہی تھی اور چیختی جا رہی تھی لیکن وہاں کون اس کی آواز سنتا۔۔۔ جبکہ سارے ملازمین

بھی جا چکے تھے اور وہاں پر لوگوں کی آمدورفت بھی نہ ہونے کے برابر تھی۔۔۔ کملی روتی رہیں آج اور اسے گھسیٹتا ہوا بلڈنگ کے اندر لے گیا۔۔۔

اریبہ اور رایان بلڈنگ کے پاس جہانزیب کی کی گاڑی دیکھ کر وہی اتر گئے۔۔۔ دونوں کانسٹیبل بھی ہاتھوں میں پستل پکڑے اریبہ اور رایان کے ساتھ بلڈنگ کے اندرونی حصے کی

طرف بڑھ گئے۔۔۔ وہ چاروں بلدنگ کے اندر کی طرف جا ہی رہے تھے کہ جہاں زیب اختر پسینے میں شرابور ہونے سیڑھیوں سے نیچے اترتے دکھائی دیا۔۔۔

دونوں کانسٹیبل نے جہانزیب کو دیکھتے ہی اس کو پکڑ لیا۔۔۔ جبکہ رایان اسکا گمباجان پکڑ کر کملی کے بارے میں پوچھنے لگا لیکن جاوید بس خاموش رہا۔۔۔ اربہ روتی ہوئی پوری بلدنگ میں کملی کو تلاش کر رہی تھی۔۔۔ لیکن اس کو بھی کہیں بھی کملی نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔

"بولتا کیوں نہیں ہے تو؟؟؟ کہاں ہے وہ لڑکی جسے تو ابھی یہاں لے کر آیا ہے؟؟؟"

ایک کانسٹیبل نے جاوید کے منہ پر تمپڑ مار کر اس سے پوچھا۔۔۔
"بکواس ہے یہ میں کسی کو یہاں پر نہیں لایا۔۔۔ جانے دو مجھے کیوں پکڑ کے رکھا ہے مجھے تم لوگوں نے۔۔۔"

وہ تینوں جاوید کو مار کر اس سے پوچھ کر رہے تھے لیکن وہ کچھ نہیں بتا رہا تھا کہ اتنے میں اربہ کی ہولناک چیخ کی آواز ان چاروں کے کانوں آئی تو ایک کانسٹیبل رایان کے ساتھ اربہ کی آواز کی سمت بھاگا۔۔۔

جہانزیب اختر کملی کو کھیچتا ہوا بلڈنگ کی اوپری منزل کی طرف لے کر جا رہا تھا۔۔۔ جبکہ کملی بار بار نیچے گر جاتی۔۔۔ وہ اس آدمی کا ارادہ بھانپ چکی تھی اور بار بار اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس آدمی کی سخت گرفت کے آگے کملی کی ننھی منی سی مزاحمت کیا کر لیتی۔۔۔

دوسری منزل پر پہنچ کر جہانزیب نے مزید اوپر جانے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے وہیں پر کملی کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کا ارادہ کیا۔۔۔ جہانزیب نے کملی پر جھپٹنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی کملی نے جہانزیب کے بازو پر اپنے دانت گڑا دیئے۔۔۔ اور خود ایک اور سیڑھی دیکھتے ہوئے اوپر کی طرح بھاگی۔۔۔ اوپر کنسٹرکشن کا کام شروع نہیں ہوا تھا ابھی خالی چھت ہی تھی۔۔۔ دیواروں کی جگہ سریے کھڑے تھے۔۔۔ جہانزیب بھی کملی کے پیچھے پیچھے بھاگا۔۔۔ جہانزیب کو اپنے پیچھے آتا دیکھ کر کملی گرتی پڑتی سیڑھیاں چڑھتی ہوئی چھت تک پہنچ گئی۔۔۔

کملی کے حواس کام کرنا چھوڑ رہے تھے وہ اندھا دھند بھاگی جا رہی تھی۔۔۔ جہانزیب کو اوپر آتا دیکھ کر وہ اپنے بچاؤ کے لیے پوری چھت پہ بھاگ رہی تھی۔۔۔ کملی کا پاؤں سریے میں اٹکا

--- اور وہ نیچے کی طرف گر گئی --- کملی کی چیخ سن کر جہانزیب اختر کے پاؤں وہی منجمد ہو گئے ---

جیسے ہی رایان اور پولیس کانسٹیبل اریبہ کی آوازوں کی طرف گئے تو اریبہ نیچے دیکھتے ہوئے زاروقطار رو رہی تھی۔۔۔ بلڈنگ کی کنسٹرکشن کا کام ابھی صرف سیکنڈ فلور تک ہی ہوا تھا تیسری منزل پر ابھی کچھ کام نہیں ہوا تھا اور خالی چھت ہی تھی۔۔۔ کوئی دیوار بھی نہیں بنی تھی۔۔۔ تیزی سے رایان نے اریبہ کو پیچھے ہٹایا۔۔۔ کانسٹیبل نے اور رایان نے نیچے جھانک کے دیکھا تو انکو کملی خون میں لت پت نیچے پڑی نظر آئی۔۔۔۔

تیسری منزل سے گرنے پر کملی بری طرح زخمی تھی۔۔۔۔ نیچے سامان ہونے کی وجہ سے کملی سامان کے اوپر گری تھی۔۔۔ جس میں بلاکس شامل تھے۔۔۔ جو کملی کے جسم پر کئی گھاؤ دے گئے۔۔۔ کملی بے ہوش ہو چکی تھی پر اس کی سانس ابھی باقی تھی۔۔۔ پولیس موبائل اور ایمبولینس آچکی تھی۔۔۔ کانسٹیبلز نے کملی کو اٹھا کر ایمبولینس میں ڈالا۔۔۔ جو کہ ہسپتال کی طرف روانہ ہو گئی۔۔۔

اس ساری کارروائی کے دوران جہانزیب اختر نے بھاگنا چاہا لیکن کانسٹیبلز نے اسے پکڑ لیا۔۔۔ وہ بری طرح چیخنے لگا۔۔۔

"میں نے کچھ نہیں کیا مجھے کیوں لے کے جا رہے ہو اپنے ساتھ --- ایک فقیرنی کی خاطر مجھے گرفتار کر رہے ہو تم لوگ دیکھ لوں گا میں سب کو ---"

جہانزیب کی بات سن کر اپنی بائیک کی طرف جاتے رایان اور اریبہ کے قدم رک گئے ---
دونوں نے مڑ کر جہانزیب کی طرف دیکھا جو پولیس کانسٹیبل کی گرفت میں پھڑپھڑا رہا تھا ---

"کیوں وہ فقیرنی تھی تو کیا بچی نہیں تھی --- تمہاری نظر میں گری ہوئی تھی تو کیا اس کی کوئی عزت نہیں تھی --- ارے گرے ہوئے تو تم جیسے لوگ ہو --- جو کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم بڑے اور بچوں میں فرق تو کرنا سیکھ لو ---"

گنگار ہو تم جو تمہاری وجہ سے ایک بچی کی سانسیں ختم ہونے کو ہیں ---"
اریبہ بلک رہی تھی --- اور سامنے کھڑے جہانزیب کو کوس رہی تھی --- رایان اریبہ کو دلاسہ دیتے ہوئے کو بائیک کی طرف لایا ---

پولیس کانسٹیبلز جہانزیب کو پولیس موبائل میں ڈال کر تھانے لے گئے --- جبکہ رایان کی بائیک کا رخ اپنے گھر کے رستے کی طرف تھا

رات کی سیاہی پھیلنے لگی تھی --- اربہ کو یقین تھا کہ کملی اسی عورت کی بیٹی ہے جو گھر
گھر جاکر پیسے مانگتی ہے --- دونوں نے اکثر اس عورت اور کملی کو بھی ایک ساتھ دیکھا تھا
--- اربہ نے اس کے شوہر کو بھی اس کے پاس آتے جاتے دیکھا تھا ---
پورے راستے اربہ دعا کرتی آرہی تھی کہ اس کو وہ عورت نظر آجائے --- اس علاقے میں پہنچ
کر رایان نے بائیک کی اسپید ایکدم سلو کر دی --- اربہ کی نظر اس بھکارن پڑی جو کہ جانے کی
تیاری میں لگی تھی --- اس کا شوہر بھی اس کے پاس ہی کھڑا تھا --- رایان نے بائیک ان
دونوں کے پاس جاکر روک دی ---

کملی کا سن کر رانی بالکل چپ ہو گئی تھی --- لیکن اس کے آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ
رہے تھے --- رانی اپنے دل کو مضبوطی سے تھامے ہوئے تھی --- اسے ایسا لگ رہا تھا کہ
اس کا دل باہر آنے والا ہے --- رانی دل سے اپنی کملی کے بچ جانے کی دعائیں کر رہی تھی
--- جس کی وہ صحیح اسے دیکھ بھال بھی نہ کر سکی ---
جبکہ منجہ اس وقت ایک ہاتھ سے معذور بھی نہیں تھا --- کملی کا سن کر وہ زور زور سے رونے
لگا تھا ---

کملی کے جسم کے اندر صرف سانس ہی بچی تھی۔۔۔ ورنہ تو اس کا پورا جسم بری طرح زخموں سے گھائل تھا۔۔۔ فوری طور پر کملی کو ایمر جنسی ٹریٹمنٹ دینے کی کوشش کی جارہی تھی۔۔۔ کیونکہ بلاکس سر پر لگنے کی وجہ سے سر سے بھی خون بہہ رہا تھا۔۔۔ ڈاکٹرز کے مطابق کملی کی زندگی بچانے کے ایک فیصد چانسز تھے۔۔۔ لیکن پھر بھی ڈاکٹرز اپنی کوشش جاری رکھے ہوئے تھے۔۔۔ فوری طور پر اسٹریچر کو آپریشن تھئیٹر کی طرف موڑ دیا گیا۔۔۔

اریبہ جو اپنے دونوں بیٹوں عاشر اور حاشر کو اپنی امی کے گھر چھوڑ کر رایان کے ساتھ ضروری سامان مارکیٹ سے لینے کے لیے نکلی تھی۔۔۔ اب اس کو بھی کافی دیر ہوگئی تھی۔۔۔ اریبہ نے اپنی امی کو پوری بات سے آگاہ کیا۔۔۔ کہ ان کو ہوسکتا ہے ابھی دیر ہو جائے وہ عاشر اور حاشر کو کو سلا دیں۔۔۔

اریبہ کی امی بضد تھیں کہ اریبہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے رایان کے ساتھ گھر واپس جلدی آجائے۔۔۔ یہ پولیس کیس ہے۔۔۔ ابھی لاکھ پولیس کے جھمیلے ہونگے۔۔۔ گواہی دینی پڑے گی۔۔۔ لیکن اریبہ اور رایان فی الحال اس مسئلے کو ادھورا چھوڑ کر نہیں آسکتے تھے۔۔۔ کیونکہ یہ پولیس کیس بھی تھا اور اریبہ اور رایان کا دل بھی کملی پر اٹکا ہوا تھا۔۔۔

رات آگے کو سرکتی جا رہی تھی۔۔۔ ڈاکٹر اب تک کملی کو بچانے کی ناکام سی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ رایان اور اریبہ بچپنی سے ہسپتال کے کوریڈور میں ٹہل رہے تھے۔۔۔

منجواپنے نشہ کے باعث ایک بیچ پر پڑا سو گیا تھا۔۔۔ جبکہ رانی ایک کونے میں بیٹھی سسک رہی تھی۔۔۔

اس کو کملی کی ایک ایک بات یاد آ رہی تھی کہ کس طرح سے بچپن سے ہی اس کو سب کے سامنے حیلے بہانے کر کے بھیک مانگنا اچھا نہیں لگتا تھا۔۔۔ وہ کتنا روتی تھی رانی کے سامنے کے اس سے دھندے پر نہیں جانا۔۔۔ اسے اچھا نہیں لگتا تھا کہ کم عمری میں بھی لوگوں کی نظریں اس کے جسم کے آ پار ہوتی تھیں۔۔۔ لیکن رانی بھی تو مجبور تھی نا۔۔۔ اس کو بھی تو اپنے شوہر کے سامنے جواب دینا ہوتا تھا۔۔۔ کہ وہ کیسی تربیت کر رہی ہے اپنے بچوں کی کہ وہ دھندے سے انکار کریں۔۔۔ کملی کے انکار سے مار تو رانی کو پڑتی تھی۔۔۔ لہذا رانی نے بھی کملی کو ہی مجبور کرنا شروع کر دیا کہ اسے یہ کام ہر حال میں کرنا ہے۔۔۔ چاہے اس کو اچھا لگے یا برا۔۔۔ پیسے تو کمانے پڑیں گیں۔۔۔

باپ کی سختی اور رانی کے مجبور کرنے پر کملی کس ڈگر پر چل پڑی --- اس کا اندازہ رانی کو بھی تھا --- لیکن پیسے آرہے تھے گھر میں --- منجھو کی مارپیٹ اور چیخ و پکار کم ہونے لگی تھی --- رانی کو کچھ سکون ملنے لگا تھا --- تو رانی نے بھی کچھ نہ بولا ----

کملی بڑی ہو رہی ہے --- اس کو اپنے اچھے برے کا اندازہ ہے وہ جو کرے گی حد میں رہ کر ہی کرے گی --- یہی سوچ کر رانی نے کملی کو اپنی باتوں سے یہ باور کرا دیا تھا کہ اگر پیسے کمانے کے لیے چوری چکاری کرنی پڑے --- تھوڑی سی چالبازی دکھانی پڑے یا اپنی ہلکی پھلکی ادائیں بھی دکھانی پڑ جائیں اس میں کوئی بری بات نہیں ہے --- آج کل کے زمانے میں یہ سب بہت عام بات ہے ---

ایک ایک کر کے کملی کی ایک بات یاد رانی کے دل کو چھلنی کر رہی تھی اور آنسو اس کے رخساروں کو بھگوتے جا رہے تھے ---

رانی کو اپنے آس پاس تھوڑی سی ہلچل محسوس ہوئی تو اس نے نظر اٹھا کے اوپر دیکھا --- سامنے سے اسے ڈاکٹر آتے دکھائی دیے --- رانی کے ساتھ اریبہ اور رایان بھی اپنا دل تھام کر ڈاکٹر کے قریب پہنچے ---

اتنی بلندی سے گری اور پھر بلاکس اور دیگر سامان پر گری --- کملی خونم خون ہو رہی تھی ---
اور اس کا خون ڈاکٹر کی بے انتہا کوششوں کے باوجود نہیں رک رہا تھا --- ڈاکٹر کوشش میں
تھے کہ کسی طرح وہ اس معصوم سی بچی کو بچالیں --- لیکن شاید مالک کائنات کا فیصلہ
کچھ اور تھا ---

کملی کی چلتی ہوئی سانسیں بھی آہستہ آہستہ مدھم ہونے لگیں تھیں --- اور آخر کار کملی کی
سانسیں کچھ دیر بعد تنہم گئیں ---
کملی کے چہرے پر چادر ڈال دی گئی --- آپریشن ٹھیٹر کی لائٹس بجھا دی گئیں ---

ہاسپٹل کے کوریڈور میں ایک شور برپا ہو گیا تھا --- منجہو کچھ دیر پہلے چرس کے نشے میں دھت
سو رہا تھا --- اب دھاڑیں مار مار کر بین کر رہا تھا --- جبکہ رانی نے چپ سادھ لی تھی --- وہ
(بین کرتے ہوئے منجہو) کے پاس ہی فرش پر ٹک کر بیٹھ گئی --- آنسوؤں کا گولا اس کے
حلق کے اندر آ کر اٹک گیا تھا --- وہ چیخنا چاہتی تھی رونا چاہتی تھی لیکن اس کی آواز اس کے
حلق کے اندر ہی پھنس کر رہ گئی تھی ---

پھر اس کے آنسو سیلاب کی صورت میں اس کی آنکھوں میں امد آئے۔۔۔ جنھیں روکنا رانی کے لیے ناممکن ہو گیا۔۔۔

اور جو آنسوؤں کا گولہ رانی کے گلے میں اٹک گیا تھا۔۔۔ اس سے رانی کو سانس لینا دشوار ہونے لگا۔۔۔

اچانک سے رانی بری طرح چیخیں مارنے لگی۔۔۔ اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر پر مارتے ہوئے وہ بھی منجھو کی طرح بین کرنے لگی۔۔۔

اریبہ اور رایان سے اب مزید ہاسپٹل میں رکنا شدید مشکل ہو گیا تھا۔۔۔ رایان تو کسی طرح ضبط کئے ہوئے تھا لیکن اریبہ کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی۔۔۔

اپنے سارے بیانات پولیس کو ریکارڈ کروا کر اریبہ اور رایان ہاسپٹل میں نہیں رکے۔۔۔۔

لیکن جاتے جاتے رایان نے اپنی عمر کی جمع پونجی کا ایک بڑا حصہ کملی کے اس تھوڑی دیر کے ٹریسٹمنٹ کے بل کی پیمنٹ کر کے خرچ کر دی --- نہ کرتا تو منجو رانی کو کملی کی ڈیڈ باڈی بھی نہیں مل پاتی ---

دس سال بعد ---

"اٹھ جا چمبیلی --- کیا تجھے اپنے باپ کا غصہ نہیں پتا --- ہزار بار کہہ چکی ہوں کہ اس کے جاگنے سے پہلے ہی اپنی ساری تیاری مکمل کر لیا کر دھندے پر جانے کی --- لیکن مجال ہے جو میری بات سن لے ---"

رانی چمبیلی کو دپٹی ہوئی اس کے اوپر سے میلی کچیلی سی چادر کھینچتی ہوئی بولی جو چمبیلی نے اپنے منہ تک اوڑھی ہوئی تھی اور جس کی وجہ سے جھگی سے آتی چھن چھن روشنی چمبیلی کی آنکھوں میں نہیں پڑ رہی تھی ---

"اٹاں تجھے کتنی بار کہہ چکی ہوں مجھے دھندے پر نہ لے جایا کرو ---"

مجھے نہیں اچھا لگتا ہے دوسروں سے بھیک مانگنا۔۔۔ تجھے اتنا پسند ہے تو خود گھوما کرنا دھوپ
میں۔۔۔

اپنی بوڑھی ہڈیوں کا بہانہ بنا کر تو خود تو ایک کونے میں پڑی رہتی ہے۔۔۔

ماری ماری میں پھرتی ہوں گلیوں میں۔۔۔ ابا ابھی اپنے دونوں چہیتوں کو لے کر چرس پینے اور
جوا کھیلنے لے جاتا ہے۔۔۔"

چمبیلی غصے میں بڑبڑاتی ہوئی پلنگ سے اٹھ کر دھندے پر جانے کے لئے تیار ہونے لگی۔۔۔

صراہی کے پاس بیٹھ کر چمبیلی نے

صراہی کو تیرھا کر کے ہاتھ میں تھوڑا پانی لے کر منہ پر چھینٹے مارے۔۔۔

اور ماں اور گھر والوں کے پاس جا کر خاموشی سے بیٹھ کر قہوہ پینے لگی۔۔۔ چائے کی پیالی کے

پاس پڑی آدھی روٹی کو چمبیلی غصے میں بالکل نظر انداز کر گئی۔۔۔

رانی قہوہ پیتے ہوئے بغور چمبیلی کو تکے جارہی تھی --- صورت کے علاوہ اس کا ایک ایک انداز بھی کملی سے میل کھاتا تھا --- رہتی بھی تو کملی کے پاس ہی تھی پورا دن ---

رانی نے سوچا ---

کملی بھی اسی طرح دھندے پر جانا پسند نہیں کرتی تھی لیکن پھر بھی چمبیلی کو گود میں اٹھائے اٹھائے تپتی دھوپ میں ماری ماری پھرتی تھی ---
کملی کو یاد کر کے رانی کی آنکھ سے ایک آنسو لڑھک کر رانی کے سامنے رکھی قہوے کی پیالی کے اندر جا گرا ---

"چل اٹھ جلدی کیا سیوا کر رہی ہے بیٹھی ہوئی روٹی کی --- پتا ہے تجھے مجھے کام میں دیری بالکل پسند نہیں ہے ---"

منجھ کی گرج دار آواز سن کر رانی تیزی سے کام پر جانے کے لیے کھڑی ہو گئی ---
باپ اور بیٹے آگے آگے چل رہے تھے جبکہ رانی چمبیلی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پیچھے دھکیلتی ہوئی آ رہی تھی ---

ان دس سالوں میں اربہ اور رایان کے حالات قدرے بہتر ہو گئے تھے۔۔۔ عاشر اپنی تعلیم مکمل کر کے اب جاب کر رہا تھا جبکہ حاشر ابھی اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے تھا۔۔۔

کملی کے آپریشن کے بعد جو پیمینٹ رایان نے اپنی جمع پونجی سے کی تھی اس کے بعد رایان کے حالات کافی خراب ہو گئے تھے۔۔۔ اس کو نوکری سے بھی نکال دیا گیا تھا۔۔۔ کچھ عرصہ رایان اور اربہ نے نہایت پریشانی میں گزارا۔۔۔ لیکن پریشانی میں بھی دونوں اللہ کا شکر ادا کیا کرتے تھے۔۔۔

یہ مشکل وقت بھی گزر گیا اور پھر رایان کو پہلے سے بہترین جاب آفر ہوئی۔۔۔

رایان ترقی کرتا گیا اور ان کے گھر کے حالات بہتر سے بہترین ہوتے گئے۔۔۔ ان دس سالوں میں اتنا کچھ بدل گیا لیکن آج بھی رایان اور اربہ کو کملی نہیں بھولی تھی۔۔۔

اس حادثے کے بعد رایان اور اربہ کو کملی کے ماں باپ بھی کہیں نظر نہ آئے۔۔۔ نہ جانے کہاں چلے گئے تھے اچانک سب۔۔۔

رایان اور اربہ نے کچھ عرصے تک ان لوگوں کو ڈھونڈنے کی کوشش بھی کی۔۔۔ لیکن منجواور رانی اپنے بچوں کو لے کر نہ جانے کہاں روپوش ہو گئے تھے۔۔۔

"تم جو چاہتی تھیں اریبہ جو تمہاری خواہشات تھیں --- آج وہ سب تمہارے پاس ہے --- کیسا لگتا ہے تمہیں ---" ٹریفک سگنل پر گاڑی روکتے ہوئے رایان نے برابر بیٹھی اپنی مسز کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر سوال کیا ---

اریبہ نے ایک بڑی سی شال پہن رکھی تھی --- بلیک کلر کی شال پر وائٹ کلر کے چمکتے نگ خوب اٹھ رہے تھے --- اور اس میں سے نکلتا اریبہ کا پر نور چہرہ آج بھی رایان کو سب سے منفرد لگتا تھا ---

رایان کی بات سن کر اریبہ بھی مسکرا دی ---
"وہ خواہشیں نہیں تھیں رایان وہ بس میرے بچکانہ شوق تھے --- اس وقت میری سوچ بھی بچکانہ تھی تو شوق بھی بچکانہ ہی تھے --- لیکن اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے سنبھال لیا --- یہ اچھا وقت آنے سے پہلے ہی اللہ نے مجھے عقل عطا کر دی ---"

مجھے اتنا اچھا جیون سا تمہی دے دیا جس نے مجھے اللہ کا شکر ادا کرنا سکھایا --- "اریبہ نے تشکر بھری نظروں سے رایان کو دیکھا ---

"کچھ پیسے دے دو اللہ کے نام پر صاحب جی ---" اس آواز پر رایان اور اربہ دونوں نے چونک کر اس 12/13 سال کی معصوم سی بچی کو اپنی گاڑی کے پاس کھڑا پایا ---
دونوں نے حیرت میں ڈوبتے ہوئے ایک بار پھر ایک دوسرے کو دیکھا --- وہ لڑکی کملی سے کتنا ملتی تھی ---

اس وقت رایان نے اس بچی کے ہاتھ میں کچھ پیسے تمہا دیے --- زیادہ پیسے دیکھ کر وہ بچی خوش ہوتی ہوئی روڈ کے دوسری طرف جانے لگی ---

سگنل کھل چکا تھا تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر رایان نے بھی اپنی گاڑی اسی سمت موڑ لی جہاں پر وہ بچی جا رہی تھی ---

رایان اور اربہ کو اپنے پاس آتا دیکھ کر رانی اپنی پوٹلی سمیٹتی ایک دم سے کھڑی ہو گئی --- وہ اربہ اور رایان کو پہچان چکی تھی --- دس سال کا عرصہ اتنا زیادہ بھی نہیں تھا کہ اربہ اور رایان بالکل بدل جاتے ---

اریبہ اور رایان کبھی اس بچی کو دیکھتے جو رانی کے پاس زیادہ پیسے ملنے پر خوشی سے جھوم رہی تھی۔۔۔ اور کبھی رانی کو شکایتی نظروں سے دیکھتے۔۔۔ رانی کو ان دونوں کی نظروں کا مفہوم خوب اچھی طرح سمجھ آ رہا تھا۔۔۔ لیکن وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

"یہ میری چھوٹی بیٹی ہے بی بی جی چمبیلی۔۔۔ کملی سب سے بڑی تھی اور یہ سب سے چھوٹی ہے۔۔۔"

رانی نے اریبہ کی سوالیہ نظروں کا مطلب سمجھتے ہوئے آگاہی دی۔۔۔

"ہاں غالباً اسی کو گود میں لے لے کر کملی سڑکوں پر ماری ماری پھرتی تھی۔۔۔" رایان غصے میں رخ دوسری طرف کر کے رانی سے مخاطب ہوا۔۔۔

رایان کی بات پر رانی چپ ہو گئی اس سے کوئی جواب ہی نہیں بن پڑا۔۔۔

"اتنا بڑا حادثہ ہو جانے کے باوجود بھی تم لوگوں کو عقل نہیں آئی۔۔۔ تم اپنی ایک بیٹی کھو چکی ہو۔۔۔ اسے بھی دوسری کملی بنا کر کھونا چاہتی ہو۔۔۔؟؟؟"

اریبہ پھٹ پڑی رانی کے سامنے --- ویلے تو ہزار فقیرنیاں روزانہ ہی ان کے آس پاس گزرتی رہتی تھی --- لیکن آج چنبیلی کو دیکھ کر کملی کی یاد اور اس کے زخم تازہ ہو گئے تھے --- کیسے اس نے سسک سسک کر جان دے دی تھی آج وہ تمام مناظر رایان اور اریبہ کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے تھے ---

"ان دس سالوں میں کچھ تو تبدیلی لاتی اپنے اندر --- چھوڑ دیتی یہ سب کچھ --- محنت کرتی اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتی ---"

ابھی بھی وقت ہے چھوڑ دو یہ سب کچھ اور بچا لو اپنی چنبیلی کو --- ایسا نہ ہو کہ یہ دوسری کملی بن جائے ---"

اریبہ رانی کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی --- جبکہ رانی کی آنکھیں بھینگنے لگیں تھیں ---

"اگر سب کچھ ہمارے بس میں ہوتا بی بی جی تو کیا ہی بات تھی --- میں تو خود دوسروں کی حکم کی محتاج ہوں --- میں کیا اپنی مرضی چلاؤں گی ---"

دس سال ایک عام آدمی کے بدلے کے لیے بہت ہوتے ہیں بی بی جی۔۔۔
لیکن ان دس سالوں میں ایک فقیرنی بس فقیرنی ہی رہتی ہے۔۔۔"

رانی نے اپنی پوٹلی اٹھائی۔۔۔ اپنے آنسو گرڑ کر صاف کیے۔۔۔ چمبیلی کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے
چلتی بنی۔۔۔

رایان اور اربیعہ مایوسی سے اس فقیرنی کو جاتا ہوا دیکھتے رہے۔۔۔

ختم شد

اردو پبلیکیشنز
Classic Urdu Material